سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 2- مئی 2019

(یوم الخمیس، 26- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9 : شمارہ 8

513

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ مئی 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائرایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم، بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016

ایک وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

514

3۔ حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے مالی سال 16-2015

ایک وزیر حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے مالی سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ مد بندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب برائے سال 17-2016

ایک وزیر مد بندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب برائے سال 17-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017

ایک وزیر سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

515

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعرات، 2۔ مئی 2019

(یوم الخمیس، 26۔ شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 6 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا (14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے (17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (18) (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجُز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسب میرا تو اک آسرا یہی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پرُخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
کسی کا احسان کیوں اُٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگا ہے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں پولیو پر ایوان میں بحث کا مطالبہ

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں ایک اہم matter کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ پولیو پاکستان کا ایک بہت بڑا ایشو ہے اس بارے میں آپ سے آدھا منٹ لوں گا۔ اس کی وجہ سے پوری دنیا میں ہمارے اوپر سفری پابندیاں بھی لگتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ کی آواز کم آ رہی ہے آپ دوسرے مائیک پر آ جائیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آج میڈیا رپورٹ کے مطابق لاہور میں دوسرا patient بچہ جس کی عمر دس سال سے زائد ہے وہ پولیو کا مریض declare ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ پورے پاکستان میں ہر صوبے، ہر حکومت نے اس پر بڑی محنت کی ہے پر patient immunizes ہوئے ہیں لیکن لاہور میں دو patients بالترتیب پورے پنجاب کے لئے threat ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ 2016 تک ہم نے پولیو کو پنجاب میں زیرو کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! اب میری request اور submission یہ ہے کہ منسٹر ہماری بہن پروفیسر صاحبہ ہیں کسی دن ایک سیشن میں دو تین گھنٹے کی sitting رکھ لیں جس میں پولیو پر پروفیسر صاحبہ بھی ذرا ہاؤس کو بریف کر دیں کیونکہ لاہور میں دو patients کا آنا اور پھر اس سے بچہ معزور ہو جاتا ہے تو خدانخواستہ پنجاب کے کسی بھی شہر میں کوئی بچہ یا بچی patient آ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایک اہم matter ہے آپ ذرا consultation کر کے next session میں یا کل کوئی گھنٹہ آدھ گھنٹہ اس پر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ اس پر respond کریں گے؟ ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف نہیں رکھتیں کیونکہ یہ بہت ہی important issue ہے جو خواجہ سلمان رفیق نے raise کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ آجائیں تو اُن سے consult کر کے بات کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف لے آئیں تو پھر اس پر respond کریں گی۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 932 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1069 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں خواتین یونیورسٹیوں کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***1069: محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنی خواتین یونیورسٹی کے قیام کا چارٹر دیا گیا ہے؟

(ب) جن اداروں کو خواتین یونیورسٹی کا چارٹر دیا گیا ہے ان میں سے کتنی جامعات نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے؟

(ج) صوبہ بھر کی خواتین یونیورسٹیوں میں کتنے مرد اور خواتین ملازمین ہیں؟

(د) صوبہ بھر کی خواتین یونیورسٹیوں میں کتنے / کتنی ریگولر وائس چانسلر / قائم مقام وائس چانسلر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے صوبہ بھر میں خواتین کی 7 یونیورسٹیز کے قیام کا چارٹر دیا گیا ہے۔

(ب) جن اداروں کو خواتین یونیورسٹی کا چارٹر دیا گیا ہے ان میں سے چھ جامعات نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس لاہور نے ابھی یونیورسٹی کے طور پر کام شروع نہیں کیا۔

(ج) صوبہ پنجاب میں خواتین کی جامعات میں تعینات مرد اور خواتین ملازمین کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

یونیورسٹی	مرد ملازمین کی تعداد	خواتین ملازمین کی تعداد
وومن یونیورسٹی ملتان	340	329
جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ	112	181
فاطمہ جناح برائے خواتین، راولپنڈی	307	338
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور	508	712
دی گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی بہاولپور	56	142
گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد	318	253
ٹوٹل	1641	1947

(د) صوبہ پنجاب کی پانچ خواتین یونیورسٹیز میں خواتین اور ایک خواتین یونیورسٹی میں مرد بطور قائم مقام وائس چانسلر کام کر رہے ہیں جبکہ ایک خواتین یونیورسٹی میں اس وقت کوئی ریگولر / قائم مقام وائس چانسلر تعینات نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS FIRDOUS RANA: Mr Speaker! I am fully satisfied with the answer of our Minister but I have a question for the University of Home Economics

جناب سپیکر! جو یونیورسٹی بنی ہے اس کالج کو انہوں نے ابھی تک یونیورسٹی نہیں بنایا تو میرا ان سے سوال ہے کہ وہ کب تک اس کو بنائیں گے اور ان کا کیا ارادہ ہے اگر کام شروع نہیں کیا تو کب تک شروع کرنے کا اردادہ رکھتے ہیں؟ اس کا مجھے جواب چاہئے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہوم اکنامکس کالج کو چارٹر دے دیا گیا ہے لیکن اُس نے ابھی کام شروع نہیں کیا تو اس کا کام جلد ہی شروع ہونے والا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ دوسرے مائیک پر آجائیں۔ ساؤنڈ کو چیک کیا جائے audio میں کیا مسئلہ ہے۔ آواز دوبارہ آرہی ہے، شور آرہا ہے۔ اس میں distortion ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کا Act منظور ہو چکا ہے۔ ہوم اکنامکس کالج کو چارٹر دے دیا گیا ہے۔ VCs کے انٹرویو ہو رہے ہیں جیسے ہی VCs کا انٹرویو مکمل ہو گا یہ یونیورسٹی کام شروع کر دے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1079 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں یونیورسٹیوں میں بطور وائس چانسلر سنڈیکیٹ ممبران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1079: **محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر کی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کے اندر سنڈیکیٹ میں کتنے ایسے وائس چانسلر ہیں جو کہ دیگر یونیورسٹیوں میں سنڈیکیٹ کے ممبر تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قواعد وضوابط کی رو سے وائس چانسلر کی حیثیت کے حامل افراد کو دیگر یونیورسٹیوں کی سنڈیکیٹ میں بطور ممبر سنڈیکیٹ تعینات نہیں کیا جاسکتا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے تمام وائس چانسلر جن کو ماضی میں قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیگر یونیورسٹیوں میں سنڈیکیٹ میں بطور ممبر تعینات کیا گیا تھا وہ احکامات واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) اس وقت صوبہ بھر کی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کے اندر سنڈیکیٹ میں چھ ایسے وائس چانسلر ہیں جو کہ دیگر یونیورسٹیوں میں سنڈیکیٹ کے ممبر تعینات ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے، جن یونیورسٹیز کے ایکٹ میں لکھا گیا ہے کہ دیگر یونیورسٹیز کے وائس چانسلر سنڈیکیٹ کے ممبر ہوں گے ان میں قواعد وضوابط کی رو سے وائس چانسلر کی حیثیت رکھنے والے افراد کو دیگر یونیورسٹیز کی سنڈیکیٹ میں بطور ممبر سنڈیکیٹ تعینات کیا جاسکتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، قواعد وضوابط کی رو سے وائس چانسلر کی حیثیت رکھنے والے افراد کو دیگر یونیورسٹیوں کی سنڈیکیٹ میں بطور ممبر سنڈیکیٹ تعینات کیا جاسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS FIRDOUS RANA: Mr Speaker! I am very much satisfied.

جناب ڈپٹی سپیکر: تو? you are satisfied چلیں ماشاءاللہ مطمئن ہیں۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1131 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف نارووال سے متعلقہ تفصیلات

*1131: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف نارووال کی تعمیر کا آغاز کب کیا گیا؟

(ب) مذکورہ یونیورسٹی کا تخمینہ لاگت مع مدت تکمیل اور رقبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ یونیورسٹی کی تعمیر مقررہ میعاد تک مکمل کر دی جائے گی اور تدریس کا عمل بروقت شروع کر دیا جائے گا نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) اس یونیورسٹی کی تعمیر کا کام اگست 2018 میں شروع ہوا تھا۔ یونیورسٹی آف نارووال کی تعمیر کا پراجیکٹ بعنوان "Strengthening of University of Narowal" مورخہ 16.08.2018 کو منظور ہوا۔

(ب) یونیورسٹی سے متعلق دیگر معلومات درج ذیل ہیں:

تخمینہ لاگت	2034.803 ملین روپے
مدت تکمیل	تین سال
رقبہ (کورڈ ایریا)	402,820 مربع فٹ
رقبہ (کل رقبہ)	800 کنال

(ج) موجودہ وقت میں یونیورسٹی ہذا میں محدود وسائل کے ساتھ تدریسی عمل جاری ہے۔ نیز یونیورسٹی کی مقررہ میعاد میں تعمیر کا انحصار ہائر ایجوکیشن کمیشن کی فنڈز کی دستیابی پر ہے۔ اگر دوران تعمیر ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے بلا تعطل فنڈز ملتے رہیں تو مقررہ میعاد میں تعمیراتی کام مکمل ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کا جز (ب) ہے اس کی جو تفصیل دی گئی ہے۔ اُس میں تخمینہ لاگت 2034.803 ملین روپے، مدت تکمیل تین سال، کورڈ ایریا کی تفصیل دی گئی ہے جو 402,820 مربع فٹ ہے، اس کا کل رقبہ 800 کنال ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو موجودہ financial year جا رہا ہے اس میں کتنی رقم اس کی تکمیل کے لئے محکمہ نے release کر دی ہے اور کتنا ڈویلپمنٹ work اب تک ہو چکا ہے اس کی تفصیل سے ہاؤس کو آگاہ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ ان کا fresh question بنتا ہے لیکن میں پھر بھی بتاتا چلوں یہ معاملہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ہے۔ یہ یونیورسٹی ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تحت بنی ہے جو فیڈرل ادارہ ہے۔ بہر حال اگر آپ یہ fresh question put کرنا چاہ رہے ہیں تو اس کا جواب میں معزز ممبر کو fresh منگوا دوں گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ پارلیمانی سیکرٹری نے کیا فرمایا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ اس کی تعمیر جاری ہے اس میں سے کتنا اس کا کام مکمل ہو چکا ہے اس کی تفصیل بتا دیں اور موجودہ سال میں کتنی رقم release کی گئی ہے؟ اس میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ یہ پراجیکٹ ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اس لئے اس کے بارے میں جو آپ نے پوچھا کہ کتنا کام مکمل ہوا ہے تو وہ جواب ہم نے آپ کو دے دیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ جب کوئی ممبر سوال کرتا ہے اگر وہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہو تو وہ ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب دے دیتا ہے اور اگر وہ سوال اس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہوتا تو پھر رولز آف بزنس کے مطابق وہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ سوال ان کے متعلقہ نہیں تھا تو پھر انہیں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو refer کرنا چاہئے تھا ان کو یہاں جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ اگر انہوں نے اس کو own کیا ہے، جواب دیا ہے تو پھر اس کے ضمنی سوالات کے جوابات بھی انہی کو دینے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جو یہ ضمنی سوال کرنا چاہ رہے ہیں یہ اس کا fresh question دے دیں ہم ان کو جواب دے دیتے ہیں۔ اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ موجودہ وقت میں یونیورسٹی ہذا میں محدود وسائل کے

ساتھ تدریسی عمل جاری ہے نیز مقررہ میعاد میں تعمیر کرنے کا انحصار ہائر ایجوکیشن کمیشن کے فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہ فنڈز کی دستیابی کا ہی پوچھ رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ جو فنڈز ریلیز کئے گئے ہیں وہ کتنے ہیں اس کی تفصیل بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں ان کو یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ اس کا fresh question کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ موجودہ سال کے فنڈز کا پوچھ رہے ہیں یا next year کا پوچھ رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں موجودہ سال کے فنڈز کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! وہ موجودہ سال کے فنڈز کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! موجودہ فنڈز کی تفصیلات دے دی گئی ہے جو استعمال ہوئے ہیں لیکن ابھی کام مکمل نہیں ہو سکا کیونکہ فنڈز ہائر ایجوکیشن کمیشن سے آنے ہیں۔ اگر وہاں سے فنڈز آتے رہیں گے تو انشاء اللہ جلدی مکمل ہو جائے گا۔ یہ ان پر depend کرتا ہے ہم پر نہیں کرتا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! پھر ان کو جواب نہیں دینا چاہئے تھا آپ بے شک سیکرٹری اسمبلی سے پوچھ لیں کہ Rules of Business کیا کہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ یونیورسٹی پنجاب میں بن رہی ہے اس لئے ہم اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں اگر یہ اس سوال کا fresh question کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سوال کا جواب دے ہی دیا اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے معلومات آئیں گی۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ پراجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے لیکن ہم پھر بھی ان کو معلومات فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ نے فیڈرل گورنمنٹ کو لکھ کر بھیج دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم وہاں سے معلومات لے کر ان کو فراہم کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ معلومات لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! آپ ان کو کہہ دیں کہ یہ fresh question کر لیں ہم اس کی معلومات فیڈرل گورنمنٹ سے لے کر دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں ایک بات گزارش کرنا چاہوں گا باقی آپ کی description ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ یہ یونیورسٹی آف نارووال جس کی construction ہو رہی ہے یہ پنجاب گورنمنٹ کا منصوبہ ہے، وہی اس کو execute کر رہی ہے اور اسی نے سارے فنڈز allocate کئے تھے اس لئے پارلیمانی سیکرٹری کو اس کی مکمل انفارمیشن ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ یا تو آپ اس سوال کو pending کر دیں یا کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے تاکہ پوری detail کے ساتھ اس کا جواب دیا جا سکے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1143: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں کتنے بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کس کس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان کالجوں کی عمارت کی حالت کیسی ہے کس کالج کی بلڈنگ خطرناک حالت میں ہے اور کس کالج کی بلڈنگ طالب علموں کے لئے ناکافی ہے؟

(د) ان کالجوں کے لئے سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) ان کالجوں کی missing facilities کون کون سی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت بہتر بنانے، خالی اسامیاں پُر کرنے اور missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف)

1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	2-	گورنمنٹ ڈگری کالج نورپور تھل
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج نوشہرہ	4-	گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج روڈہ	6-	گورنمنٹ ڈگری کالج 47 ایم بی
7-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 47 ایم بی	8-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد
9-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	10-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ
11-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج قائد آباد	12-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نورپور تھل
13-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رنگ پور بگھور	14-	گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد
15-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نورپور تھل	16-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ

(ب) ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع خوشاب کے کسی بھی کالج کی عمارت خطرناک حالت میں نہیں ہے تاہم گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد کا صرف ایک بلاک ناقابل استعمال ہے اور اسے بند کر دیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل کالجوں میں مزید کلاس روم اور لیبارٹریز کی ضرورت ہے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	اضافی ضروریات کی تفصیل
1۔	گورنمنٹ گرلز کالج نورپور تھل	چھ کلاس روم
2۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	آٹھ 8 کلاس روم
3۔	گورنمنٹ ڈگری کالج نورپور تھل	چھ کلاس روم، تین لیبارٹریز
4۔	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	آٹھ کلاس روم

مندرجہ بالا کالجوں کے علاوہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نور پور تھل اور گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ 2012 سے محکمہ اعلیٰ تعلیم کو ٹیوٹا سے منتقل کئے گئے ہیں ان دونوں اداروں کی اپنی عمارت نہیں ہے تاہم نور پور تھل کا انسٹیٹیوٹ بوائز کالج نور پور تھل میں منتقل کیا گیا ہے اور نوشہرہ کا انسٹیٹیوٹ سکول کی مستعار شدہ عمارت میں کام کر رہا ہے۔

(د)

نمبر شمار	کالج کا نام	بجٹ
1۔	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہرآباد	8,938,000
2۔	گورنمنٹ ڈگری کالج نورپور تھل	18,609,336
3۔	گورنمنٹ ڈگری کالج نوشہرہ	19,216,170
4۔	گورنمنٹ ڈگری کالج قائد آباد	12,677,187
5۔	گورنمنٹ ڈگری کالج روڈہ	15,400,614
6۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد	23,901,247
7۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	21,550,826
8۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ	16,768,240
9۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج قائد آباد	16,989,939
10۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج نورپور تھل	15,894,072
11۔	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رنگپور بگھور	15,321,330
12۔	گورنمنٹ کالج آف کامرس جوہر آباد	16,329,104
13۔	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نورپور تھل	8,527,585
14۔	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ	9,784,805

15-	گورنمنٹ ڈگری کالج47ایم بی	کالج اس سال قائم ہوا ہے اور بجٹ محکمہ خزانہ سے حاصل کیا جا رہا ہے
16-	گورنمنٹ ڈگری کالج47ایم بی	کالج اس سال قائم ہوا ہے اور بجٹ محکمہ خزانہ سے حاصل کیا جا رہا ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	کالج کا نام	اضافی ضروریات کی تفصیل
1-	گورنمنٹ گرلز کالج نورپور تھل	آٹھ کلاس روم اور سائنس لیبارٹری کے آلات
2-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب	آٹھ کلاس روم
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج نورپور تھل	چھ کلاس روم، تین لیبارٹریز
4-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد	آٹھ کلاس رومز، کمپیوٹر لیبارٹری اور ہاسٹل
5-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نورپور تھل	مکمل عمارت
6-	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ	مکمل عمارت
7-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رنگپور بگھور	سائنس لیبارٹری کے آلات
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج، قائد آباد	کمپیوٹر لیبارٹری

(و) خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے معاملات زیر غور ہیں اور عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کو سفارشات بھیج دی جائیں گی۔ جہاں تک سائنس لیبارٹری کے آلات اور کمپیوٹرز کی فراہمی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ اگلے مالی سال کے دوران زیادہ تر کالجوں میں ان آلات کی فراہمی کر دی جائے گی اور جہاں تک مزید کلاس رومز اور ہاسٹل کی تعمیر کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں صوبے بھر کے کالجوں میں ایک جامع سروے مرتب کر لیا گیا ہے اور مرحلہ وار ان مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جز(ب) میں جو تفصیل دی گئی ہے اس میں teaching and non-teaching سٹاف کی خالی اسامیاں ہیں جو تقریباً ڈیڑھ پونے دو سو بنتی ہیں اور یہ صرف ضلع خوشاب کی ہیں۔ میں اس میں تھوڑا input بھی دوں گا کہ پچھلے ادوار میں ایک concept CTI رکھنے کا چلا تھا اور وہ اس لئے تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن والے ذرا دیر

کرتے ہیں کیونکہ ان کا اپنا ایک procedure ہے اس تاخیر سے بچنے کے لئے گورنمنٹ ایم اے پاس لڑکے اور لڑکیوں کو CTI کے طور پر رکھ لیتی تھی لیکن اب وہ ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے اور میرا یہ سوال بھی ہے کہ یہ جو ڈیڑھ پونے دو سو teaching and non-teaching کی اسامیاں خالی ہیں اور یہ صرف خوشاب میں ہیں تو پورے پنجاب کا کیا حال ہو گا۔ بچے اور بچیوں کی پڑھائی کا بہت نقصان ہو رہا ہے جب تک پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ٹیچر نہ آجائیں تو کیا یہ پچھلے ادوار کی طرح alternative arrangement کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ سوال تو نہیں ہے یہ انہوں نے assurance مانگی ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ جلد از جلد جو سیٹیں خالی ہیں ان کو پُر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! وہ on the floor of the House آپ کے ساتھ commitment کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ یہ کیا commitment کر رہے ہیں، کیا یہ CTI رکھیں گے یا پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سیٹیں پُر کروائیں گے؟ مجھے categorically commitment چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم اس کو قواعد و ضوابط کے مطابق fill کریں گے اور کئی جگہوں پر پبلک سروس کمیشن کو درخواست بھی دے رکھی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے قواعد و ضوابط کے اندر رہ کر بات کی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن یہ اسامیاں fill کر کے بھیجے گا اس وقت تک بچے اور بچیوں کا بہت نقصان ہو جائے گا۔ میں پورے پنجاب کی بات نہیں کرتا میں صرف خوشاب کی بات کرتا ہوں کہ بچوں کا

جو تعلیمی نقصان ہو رہا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے یہ CTI رکھنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ یہ بھی قواعد وضوابط کے اندر ہے؟ اس طرح کرنے سے ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ جو انہوں نے روزگار کا نعرہ لگایا ہے وہ پورا ہو جائے گا، وہ بچے جو ایم اے کر کے پھر رہے ہیں ان کو تیس ہزار روپے کی نوکری مل جائے گی اور دوسری طرف جو بچے پڑھ رہے ہیں ان کے لئے teaching کا arrangement ہو جائے گا۔ یہ سارا کچھ قواعد و ضوابط کے اندر ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری یہ commitment دے دیں کہ یہ دونوں میں سے کون سا کام کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو انہوں نے CTI کا کہا ہے وہ already رکھے ہوئے ہیں جہاں پر ضرورت ہے وہاں پر رکھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ اِدھر بھی دیکھ لیں اگر یہاں ضرورت ہے تو یہاں بھی رکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جو موجودہ سال کے لئے CTI ہیں وہ موجود ہیں، یہ actually ہم اگست سے مئی تک شروع کرتے ہیں۔ موجودہ سال کے لئے تقریباً تمام کالج میں CTI موجود ہیں اور اگلے سال کے لئے اگر ضرورت ہوئی تو وہ بھی رکھ لیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ان کے پاس جو چِٹ آئی ہے میں اس کو چیلنج کرتا ہوں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب محمد وارث شاد! آپ بات تو سُن لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ جو سی ٹی آئی رکھے گئے تھے وہ تقریباً 9 سے 10 مہینے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اب وہ سی ٹی آئی ختم ہو گئے ہیں، وہ گھر چلے گئے ہیں اور اب وہ سی ٹی آئی کام نہیں کر رہے تو میرا یہی سوال ہے کہ یہ بے شک چٹ لے کر بھی یہ کہہ دیں کہ ہم سی ٹی آئی پورے پنجاب میں رکھیں گے اور اگر وہ پنجاب میں نہیں رکھتے تو ضلع خوشاب میں رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اور میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ سی ٹی آئی پچھلے سال موجود تھے اور اب ختم ہو گئے ہیں۔ اب نئی بھرتی اگست میں شروع ہو گی تو دوبارہ ان کی تعیناتی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اگست میں شروع کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم وہاں پر بھرتی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ اگست میں بھرتی کریں گے۔ وہ commitment کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی سوال میں سے ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، اسی سوال میں ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال کا جز (ج) ہے اس میں میرا سوال تھا کہ کس کس کالج میں خطرناک بلڈنگز ہیں اور کس کس کالج میں بلڈنگز ناکافی ہیں تو اس سلسلے میں ان کا جواب آیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ ضلع خوشاب کے کسی بھی کالج کی عمارت خطرناک حالت میں نہیں ہے، آگے اسی سوال میں contradiction ہے اور یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ کالجز میں کوئی بھی خطرناک بلڈنگ نہیں ہے اور خود ہی پھر اسی میں جواب کہہ رہے ہیں کہ تاہم گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جوہر آباد کا صرف ایک بلاک ناقابل استعمال ہے اور اسے بند کر دیا گیا ہے۔ اب اس کی مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کس قسم کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ اسی بات پر respond کر لیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ اس پر clarification دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر clarification دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! کالج کی باقی سب بلڈنگز ٹھیک ہے، قابل استعمال ہے اور خطرناک حالت میں نہیں ہے تاہم گورنمنٹ کالج جوہر آباد کا صرف ایک بلاک خراب ہے لیکن پورا کالج خراب اور خطرناک حالت میں نہیں ہے۔ باقی مزید ان کالجوں میں کلاس رومز کی ضرورت ہے اور ہم نے وہ کلاس رومز بنانے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کیا اس کو renovate کر رہے ہیں، اس پر کام جاری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس کو renovate کر رہے ہیں، اس کے لئے فنڈز allocate کئے جا رہے ہیں اور اس کا کام ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو جلد از جلد مکمل کروا دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! انہوں نے commitment دے دی ہے اور کہہ دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات تو سن لیں۔ جب ہم سب کچھ چھوڑ کر ادھر آتے ہیں تو ہمیں یہی کام ہوتا ہے، ہمیں اور کون سے کام کرنے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! جی، last question.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں صرف یہ عرض کر دوں کہ جو خطرناک بلاک ہے انہوں نے یہ بھی درست کرنا اور اس کے علاوہ جو ضروریات ہیں جیسے گورنمنٹ گرلز نور پور تھل میں چھ کلاس روم چاہئیں، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج خوشاب میں آٹھ کلاس روم چاہئیں، گورنمنٹ ڈگری کالج نور پور تھل میں چھ کلاس روم اور تین لیبارٹریز چاہئیں، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد میں آٹھ کلاس روم چاہئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ ضمنی سوال کریں۔ ناں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سن لیں، اس پر اہم پوائنٹ ہے۔ 2012 میں جو کالج پہلے غالباً کامرس منسٹری کے under آتے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فیڈرل گورنمنٹ کے under آتے تھے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! نہیں، پنجاب کی کامرس منسٹری کے under آتے تھے۔ اب وہ سارے کے سارے کالج ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under آ گئے ہیں۔ اب اس میں مسئلہ یہ ہے اور یہ لکھا ہے کہ مندرجہ بالا کالجوں کے علاوہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نورپور تھل اور گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس نوشہرہ 2012 سے محکمہ ہائر ایجوکیشن کو ٹوٹا سے منتقل کئے گئے ہیں۔ ان دونوں اداروں کی اپنی عمارت نہ ہے۔

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ دونوں ادارے بہت اچھی ایجوکیشن دے رہے تھے ان میں غریب کے بچے کامرس پڑھتے تھے۔ اب کیونکہ ان کے پاس عمارت نہیں ہے۔۔۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کریں ایسے تو یہ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .No, cross talk ان کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر میں کوئی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ان کو educate کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔ آپ چیئر سے بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .No, cross talk. This is not the way ان کو بات کرنے دیں۔ یہ غلط بات ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ ان کا ضمنی سوال کیا ہے۔ یہ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، .Please, this is not the way آپ ان کو بات کرنے دیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب دونوں کامرس کالج اس وقت ایک ایک کمرے میں چل رہے ہیں، ایک گورنمنٹ کالج نور پور تھل سے ادھار لیا ہوا ہے اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا سوال یہ ہے کہ اس بجٹ میں ان کالجوں کی بلڈنگز رکھیں گے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کی بلڈنگز complete ہو جائیں گی یا نہیں ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کی آواز سمجھ نہیں آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! میں بتاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کچھ ایسے کالجز ہیں جن کی بلڈنگز نہیں ہیں تو کیا آپ اس بجٹ میں ان کو complete کر دیں گے؟ یہ ان کا سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، ہم نے یہ propose کیا ہوا ہے۔ انشاءاللہ امید ہے کہ بجٹ میں جو ایجوکیشن فنڈز ہیں وہ آئیں گے اور ان کو مکمل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ sorry اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1217 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1217: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے کالج ہیں اور ان میں کتنے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) ان کالجز میں ٹیچنگ و نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں نیز کتنی پر اور کتنی کب سے خالی ہیں، خالی اسامیوں کی تفصیل، گریڈ وار اور مضمون وار آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ان کالجز میں فرنیچر، طلباء کی تعداد کے مطابق ہے کیا حکومت ان کالجز کی مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) ضلع راجن پور میں 10 کالجز ہیں ان کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی کلاس وار تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	انٹر	ڈگری	پوسٹ گریجویٹ	کل
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، راجن پور	916	471	183	1570
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	2420	393	59	2872
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، روجھان	341	14	00	355
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، فاضل پور	332	52	00	384
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، عمر کوٹ	36	04	00	40
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، راجن پور	1273	401	00	1674
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، جام پور	1586	594	00	2180

8-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، فاضل پور	450	202	00	290
9-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، داجل	89	106	00	195
10-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، کوٹ مٹھن	163	127	00	290
	کل تعداد	7606	2364	242	10212

(ب) ان کالجوں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	تدریسی عملہ منظور شدہ اسامیاں	تدریسی عملہ پر شدہ اسامیاں	تدریسی عملہ خالی اسامیاں	غیر تدریسی عملہ منظور شدہ اسامیاں	غیر تدریسی عملہ پر شدہ اسامیاں	غیر تدریسی عملہ خالی اسامیاں
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور	44	22	22	26	17	09
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	35	23	12	27	19	08
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، روجھان	22	08	14	28	08	20
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، فاضل پور	23	13	10	28	07	21
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، عمر کوٹ	19	02	17	22	01	21
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، راجن پور	24	10	14	32	13	19
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، جام پور	22	13	09	24	14	10
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، فاضل پور	23	08	15	30	10	20
9-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، داجل	22	04	18	22	01	21
10-	گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز)، کوٹ مٹھن	22	07	15	28	08	

نیز تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کی گریڈ اور مضمون وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور غیر تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کی کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور کے 10 میں سے 6 کالجز میں فرنیچر طلباء وطالبات کی تعداد کے مطابق ہے جبکہ باقی ماندہ کالجوں میں فرنیچر کی کمی ہے جس کا جائزہ لیا جارہا ہے کیونکہ فرنیچر کی فراہمی کے لئے موجودہ کلاس رومز کی گنجائش کو مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ موجودہ مالی سال میں فرنیچر کی فراہمی کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے جس کا PC-I 94.737 ملین روپے کی لاگت کا تیار کر لیا گیا ہے اور موجودہ مالی سال میں کالجوں میں فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ضلع راجن پور میں کتنے کالج ہیں اور ان میں کتنے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں تو انہوں نے یہ details فراہم کردی ہے اور دوسرا جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، نیز کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر! اگر اب ہم ان کی یہ details دیکھیں تو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور میں 44 منظور شدہ اسامیاں ہیں جس میں سے 22 اسامیاں خالی ہیں، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جام پور میں 35 منظور شدہ اسامیاں ہیں اور جس میں 12 اسامیاں خالی ہیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج روجھان میں 22 منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس میں 14 اسامیاں خالی ہیں۔ ایسے ہی فاضل پور میں 23 اسامیوں میں سے 10 اسامیاں خالی ہیں، گورنمنٹ ڈگری کالج عمر کوٹ میں 19 منظور شدہ اسامیوں میں سے 17 اسامیاں خالی ہیں اور وہاں صرف 2 اسامیاں پُر کی ہوئی ہیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج راجن پور میں اس طرح 24 میں سے 14 اسامیاں خالی ہیں اور یہ ان کی اپنی دی ہوئی details ہیں۔ یہ باقی بھی ایسے ہی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب کالجوں میں اتنی بڑی تعداد میں اسامیاں خالی ہیں تو وہاں پڑھائی کیا ہوتی ہو گی، یہ ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان اسامیوں کو کب تک fill کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! محترمہ کی بات بالکل درست ہے لیکن میں نے پہلے بتایا ہے کہ جن کالجوں میں seats خالی ہیں یا ضرورت ہے تو وہاں پر سی ٹی آئی رکھے جاتے ہیں، وہ normally ایم فل ہوتے ہیں اوران کو handsome pay دی جاتی ہے تاکہ بچوں کا نقصان نہ ہوسکے۔ Secondly جو منظور شدہ خالی اسامیاں ہیں ان اسامیوں کے لئے پبلک سروس کمیشن میں اشتہار دے رکھا ہے اور کچھ جگہوں پر particular issues matters ہیں تو یہاں پر ساؤتھ پنجاب کا کوٹا رکھا گیا تھا، اس پر لوگوں نے ہائی کورٹ سے stay لے لیا تھا اور اب یہ معاملہ court میں ہے جب کورٹ فیصلہ کرے گی تو یہ بالکل fill کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! دیکھیں، جب تک پبلک سروس کمیشن کام پورا کرے گی تو اس کو ٹائم لگے گا۔ آپ اس کا کوئی alternative بتا دیں کہ اس پر alternative کیا کرسکتے ہیں تاکہ جو سٹوڈنٹس کو problem آرہی ہے وہ problem ختم ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو problem آتی ہے اس کے لئے سی ٹی آئی رکھے جاتے ہیں جو کہ normal طور پر ایم فل ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پھر کب تک سی ٹی آئی رکھیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! وہ اگست میں ہر سال رکھے جاتے ہیں، مئی تک چلتے ہیں اور پھر اگست میں ان کو دوبارہ رکھ لیا جاتا ہے۔ اب یہ matter کورٹ میں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کورٹ میں pursue کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم اس کو pursue کر رہے ہیں۔ اس میں ساؤتھ پنجاب کا کوٹا رکھا گیا تھا کیونکہ یہ کالج ساؤتھ پنجاب کے ہیں تو اس کوٹا کے خلاف لوگ کورٹ میں گئے ہیں جب کورٹ کا فیصلہ آئے گا تو اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوشش کریں، اس میں جتنی جلدی ہو سکے وہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم کوشش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش کریں کہ جتنا جلدی ہو سکے اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ہم کوشش کر رہے ہیں کہ معزز عدالت اس بارے میں جلد از جلد فیصلہ کر دے اور جو فیصلہ ہو گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں missing facilities کے حوالے سے پوچھا تھا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے محکمہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ 10 میں سے 6 کالجوں میں فرنیچر طلباء و طالبات کی تعداد کے مطابق ہے جبکہ باقی ماندہ کالجوں میں فرنیچر کی کمی ہے۔ تو یہ فرنیچر کی کمی کب تک پوری کریں گے؟ یہ تو court matter نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل یہ تو court matter نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

> "موجودہ مالی سال میں فرنیچر کی فراہمی کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے جس کا PC-I 94.737 ملین روپے کی لاگت کا تیار کر لیا گیا ہے اور موجودہ مالی سال میں کالجوں میں فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس سال کے بجٹ میں فرنیچر کی فراہمی کے لئے رقم مختص کر دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس منصوبے کے لئے موجودہ مالی سال میں 94.737 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے تا کہ پنجاب کے جن کالجوں میں فرنیچر کی کمی ہے اس کو پورا کیا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر محترمہ شازیہ عابد تو specifically راجن پور کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس سکیم میں راجن پور بھی شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس کی تفصیل آپ کے پاس موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! راجن پور کی specific detail تو میرے پاس موجود نہیں لیکن اسی PC-I میں راجن پور بھی شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! راجن پور والے کب تک امید رکھیں کہ ان کے کالجوں میں فرنیچر فراہم کر دیا جائے گا اور دوسری missing facilities کو بھی پورا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اگلے بجٹ میں راجن پور کے کالجوں میں فرنیچر فراہم کر دیا جائے گا اور دوسری missing facilities کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوئی واضح طور پر commitment کر دیں اور کوئی تاریخ دے دیں تاکہ ہم بھی خوش ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اگلے مالی سال میں راجن پور کے کالجوں کو فرنیچر کی فراہمی کر دی جائے گی۔ یہاں پر میں ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کالج کا کمرہ 12 x 18 کا ہوتا ہے اور اس کے اندر زیادہ سے زیادہ 60 کرسیاں رکھی جا سکتی ہیں۔

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری سے پارلیمانی سیکرٹری کو ایک پرچی بھجوائی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! پرچی پڑھ لیں شاید کوئی commitment آ گئی ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس پر لکھا ہوا ہے کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں 400 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کالج کا کمرہ 12 x 18 کا ہوتا ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ 60 کرسیاں رکھی جاسکتی ہیں۔ جب طالب علموں کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو پھر فرنیچر کی کمی کا مطالبہ کیا جاتا ہے لیکن فی کمرہ کے حساب سے 60 سے زیادہ کرسیاں فراہم نہیں کی جاسکتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پہلی گزارش تو یہ کروں گا کہ ہاؤس کے مائیک خراب ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کی بالکل سمجھ نہیں آرہی۔ دوسری بات یہ کہوں گا کہ آفیشل گیلری سے منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری کے لئے پرچی تو آتی رہتی ہے لیکن میں نے یہ پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے وہ پوری پرچی پڑھ کر سنائی گئی ہے۔ ہمیشہ پرچی سے points لئے جاتے ہیں اور پھر خود explain کیا جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست کروں گا کہ وہ پرچی کو ضرور follow کریں لیکن اس کو بالکل اسی طرح نہ پڑھا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! پارلیمانی سیکرٹری کو تھوڑی سی guideline کی ضرورت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں guide کرنے پر ملک ندیم کامران کا شکر گزار رہوں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے پارلیمانی سیکرٹری کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہاؤس میں شور بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کی بالکل سمجھ نہیں آرہی۔ آپ ہاؤس میں خاموشی کروائیں اور ہاؤس کو in order کریں تاکہ ہمیں ان کے جواب کی سمجھ آسکے۔ مہربانی کرکے دونوں اطراف کے معزز ممبران کو خاموش کروا

دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کو تو سوالات کی ویسے ہی سمجھ نہیں آ رہی اور ہم بھی ان کے جوابات صحیح طرح سے سُن نہیں سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی کر کے ہاؤس میں خاموشی اختیار کی جائے۔ اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں گورنمنٹ کے زیر انتظام گرلز و بوائز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

***1218: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) ان کالجز کو سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کس کس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کب سے جاری ہے کب تک بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) ضلع راجن پور کے کالجز کی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں سال 2017-18 کے فراہم کردہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	بجٹ
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج راجن پور	33,563,221 روپے
2-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جام پور	26,286,158 روپے
3-	گورنمنٹ کالج (بوائز)، روجھان	13,413,189 روپے
4-	گورنمنٹ کالج (بوائز)، فاضل پور	13,306,130 روپے
5-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، راجن پور	19,493,241 روپے
6-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، جام پور	24,518,530 روپے

7-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، فاضل پور	14,550,409روپے
8-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، داجل	2,032,260روپے
9-	گورنمنٹ کالج (گرلز)، کوٹ مٹھن	10,778,273روپے
10-	گورنمنٹ کالج (بوائز)، عمر کوٹ	828,000روپے

مندرجہ بالا بجٹ کی مدوار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل دو کالجز کی عمارت کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	تخمینہ لاگت	خرچ شدہ رقم	منصوبہ کے آغاز کا سال	تکمیل کا سال
1-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین محمد پور، راجن پور	142.319ملین روپے	29.986ملین روپے	2017	2020
2-	گورنمنٹ ڈگری کالج فاضل پور، راجن پور	106.574ملین روپے	89.719ملین روپے	2014	2019

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے یہ اپنی جگہ ایک المیہ ہے کیونکہ اس کے مطابق تقریباً تمام کالجوں میں science subjects کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ساؤتھ پنجاب کے پسماندہ ترین اضلاع میں پہلے ہی معاشی طور پر بہت بدحالی ہے۔ ان علاقوں کے کالجوں میں science subjects اور انگلش کے اساتذہ نہیں ہیں تو پھر بچے کہاں جائیں؟

جناب سپیکر! آپ کا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے۔ وہاں کی بچیوں کو دُور دراز علاقوں میں پڑھنے کے لئے بھجوانا بہت دُشوار ہے بلکہ آج کل کے حالات میں والدین کے لئے یہ تقریباً ناممکن ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے انتہائی ادب سے پھر وہی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے علاقے کے کالجوں میں main subjects کے لیکچرارز موجود نہیں ہیں تو کب تک ان اسامیوں کو fill کیا جائے گا؟ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی گزارش کروں گی کہ پارلیمانی سیکرٹری ذرا اونچی آواز میں جواب دیں تاکہ میں سُن سکوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے ابھی اسمبلی سٹاف سے پوچھا ہے کہ معزز ممبران کو میری آواز کیوں نے پہنچ رہی؟ انہوں نے بتایا ہے کہ مائیک اور بجلی کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے سوال اور جواب کی صحیح طرح سے سمجھ نہیں آرہی۔ میں محترمہ شازیہ عابد کا سوال سُن نہیں سکا تو مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ سائنس کے main subjects کے اساتذہ کی بہت زیادہ اسامیاں خالی پڑیں ہیں تو آپ کب تک ان کو fill کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو اسامیاں خالی ہیں ان کے against CTIs رکھے جاتے ہیں تاکہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ science subject کے اساتذہ کی خالی اسامیاں جلد از جلد fill کر دی جائیں۔ جہاں پر اساتذہ کی کمی ہے وہاں پر CTIs رکھ کر اس کمی کو پورا کر لیا جاتا ہے۔ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان اسامیوں کو اگست تک fill کر لیا جائے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری کے جواب کی بالکل سمجھ نہیں آئی۔ آپ مہربانی کر کے مجھے بتا دیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں ایسے کرتا ہوں کہ ان کی جگہ پر چلا جاتا ہوں اور انہیں اپنی کرسی پر بٹھا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگست تک یہ خالی اسامیاں fill کر لی جائیں گی۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی بتایا ہے کہ انہوں نے ان خالی اسامیوں کو fill کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو requisition بھجوا دی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کتنی اسامیوں کے لئے request بھجوائی ہے، کب یہ request بھجوائی گئی اور کب تک پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یہ اسامیاں fill ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ آپ اس کے لئے fresh question دے دیں تو میں جواب دے دوں گا۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے جواب دیا ہے کہ انہوں نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیجی ہے تو میں نے اُسی پر ان سے ضمنی سوال پوچھا ہے کہ انہوں نے کتنی خالی اسامیوں کی requisition بھیجی ہے اور کب تک یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ ضمنی سوال پورے پنجاب کے حوالے سے ہے تو اس وقت جتنی اسامیاں خالی ہیں اُن کی تفصیل فی الحال میرے پاس موجود نہیں ہے لہٰذا یہ fresh question جمع کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ fresh question کر دیں آپ کو اس کا پورا جواب مل جائے گا۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1235 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: پی پی۔84 میں کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1235: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خوشاب پی پی۔84 میں کل کتنے کالجز ہیں اور کتنے کالجز ابھی زیر تعمیر ہیں زیر تعمیر کالجز کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) ان کالجز کا بقایا تعمیراتی کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) خوشاب پی پی-84 میں کل پانچ کالجز ہیں جن میں دو بوائز دو گرلز اور ایک کامرس کالج ہے۔ ایک کالج (گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈہ) زیر تعمیر ہے جس کا تقریباً اکتیس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈہ، خوشاب کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ مالی سال 18-2017 میں 150.000 ملین روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا۔ اب تک اس منصوبہ پر 47 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ منصوبہ کی باقی ماندہ رقم 103.000 ملین روپے اگلے مالی سال برائے 20-2019 کے ترقیاتی بجٹ میں فراہم کر کے کالج کی تعمیر کے منصوبہ کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج روڈہ زیر تعمیر ہے اور انہوں نے اس کے جواب میں مزید بتایا ہے کہ اس کا 31 فیصد کام ہو چکا ہے۔ انہوں نے جز (ب) کے جواب میں کہا ہے کہ 103 ملین روپے کا ابھی کام رہتا ہے اور ہم 20-2019 کے ترقیاتی بجٹ میں یہ رقم فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے یہاں commitment لینا چاہتا ہوں کہ اس جواب کے مطابق 20-2019 میں یہ budgeting کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! انشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری نے commitment دے دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1239 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال بوائز کالج کی نئی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

***1239: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج خانیوال میں طالبات کی تعداد 4000 سے زائد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کی تعداد کے پیش نظر خانیوال گرلز کالج کی بلڈنگ چھوٹی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2002 میں سابقہ گورنر جناب خالد مقبول نے کالج کا وزٹ کیا تھا اور اس کمی کے پیش نظر بوائز کالج کے لئے الگ بلڈنگ بنانے کا حکم دیا تاکہ بوائز کالج کی بلڈنگ گرلز کالج کو دی جاسکے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خانیوال بوائز کالج کی نئی بلڈنگ مکمل ہے حکومت کب تک بوائز کالج کو اس کی نئی بلڈنگ میں شفٹ کرنے اور خانیوال گرلز کالج کو پرانی بوائز کالج کی بلڈنگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) جی درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج خانیوال میں 4227 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) یہ کالج 47 کنال 7 مرلے قطعہ اراضی پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کالج میں 19 کلاس روم، ایڈمن بلاک، لائبریری، پانچ لیبارٹریز، ایک ڈسپنسری، ایک کنٹین، ایک کمپیوٹر لیب، ملٹی پرپز ہال اور کالج ہاسٹل کی سہولت موجود ہے۔ تاہم مزید کمروں کی ضرورت ہے۔

(ج) جی، درست ہے تاہم سابقہ گورنر پنجاب خالد مقبول صاحب نے 2002 کی بجائے 23-04-2006 کو خانیوال کا دورہ کیا اور اس دوران یہ حکم صادر کیا کہ بوائز ڈگری کالج خانیوال کے لئے نئی عمارت تعمیر کی جائے اور گرلز ڈگری کالج خانیوال کو بوائز ڈگری کالج کی پرانی عمارت میں منتقل کر دیا جائے۔

(د) یہ درست نہ ہے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، خانیوال کی نئی عمارت کی تعمیر جس کی لاگت کا تخمینہ 80.110 ملین روپے مالی سال برائے 18-2017 میں شروع ہوا اس میں اب تک 13.250 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ باقی ماندہ رقم اگلے مالی سال میں فراہم کی جائے گی تاکہ عمارت کو مکمل کیا جاسکے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس منصوبہ کے تحت 20 کمرے، ایک ملٹی پرپز ہال اور سٹاف روم زیر تعمیر ہیں۔ جہاں تک گرلز کالج کو بوائز کالج کی خالی شدہ عمارت میں منتقل کرنے کا تعلق ہے تو خالی شدہ عمارت گرلز کالج سے متصل نہ ہے اور گرلز کالج کو دو علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں منتقل کرنے کا جائزہ لیا جارہا ہے دو عمارتوں میں کالج کو منتقل کرنے کا جائزہ لیا جائے گا تاہم ابھی بوائز کالج کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے اور اس کی تکمیل کے بعد ہی اس تجویز پر عملدرآمد کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج خانیوال میں بچیوں کی تعداد 4227 ہے، اس کالج کا رقبہ 45 کنال ہے اور اس میں صرف 19 کلاس روم ہیں اس کا مطلب ہے کہ 222 بچیوں کے لئے ایک کلاس روم ہے۔ اس کالج کی بچیاں گرمیوں اور سردیوں میں باہر گراؤنڈ میں بیٹھ کر تعلیم لینے پر مجبور ہیں۔ پچھلی کسی حکومت نے تو اس کی طرف توجہ نہیں دی لیکن ہماری حکومت اس طرح کے مسائل کو دیکھ رہی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس مسئلے کا حل کب تک ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! 2006 میں جناب خالد مقبول نے خانیوال کا دورہ کیا تھا اُس دوران انہوں نے کہا تھا کہ بوائز کالج خانیوال میں بچیوں کو shift کر دیا جائے گا۔ معاملہ یہ ہے کہ بوائز کالج کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے جیسے ہی وہ عمارت تعمیر ہو جائے گی تب ہی بچیوں کو وہاں shift کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ عمارت کب تک مکمل ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگلے سال میں یہ عمارت مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! خیال نہیں آپ commitment دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ سوال بوائز کالج کے حوالے سے نہیں تھا اس لئے میرے پاس اُس کی proper انفارمیشن نہیں ہے لیکن commonly یہ تین سال کا پراجیکٹ ہوتا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! گرلز کالج کے قریب ہی بوائز کالج ہے تو اگر محکمہ بوائز کالج کو جلدی تعمیر کرا دیں اور وہاں پر لڑکیوں کی classes shift کر دی جائیں تو اس سے بچیوں کو فائدہ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! بوائز کالج زیر تعمیر ہے اور اس بوائز کالج کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی proposal بھی موجود ہے لہٰذا اس کالج کی تعمیر مکمل ہونے پر ہی یہ ممکن ہو سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1278 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

امتحانات میں کامیابی کے تناسب کے لئے پاسنگ مارکس سے متعلقہ تفصیلات

*1278: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے سکولوں اور یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کے لئے پاسنگ مارکس 33 فیصد ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سال پاسنگ مارکنگ percentage کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) سکول محکمہ سکول ایجوکیشن کے ماتحت ہیں تاہم صوبہ بھر کی تمام یونیورسٹیز میں سمسٹر سسٹم ہے اور پیپر مارکنگ CGPA کے تحت کی جاتی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی یونیورسٹیز خود مختار ہیں۔اگر یونیورسٹیز چاہیں تو پاسنگ مارکس percentage کو بڑھا یا کم کر سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! ہماری یونیورسٹیوں میں passing marks چالیس فیصد ہیں، 45٪ aggregate ہے لیکن NTS میں کسی ملازمت پر درخواست دینے کے لئے پچاس فیصد مارکس ضروری ہیں تو یہ بڑا عجیب سا سسٹم بنا ہوا ہے جبکہ ہمارے بورڈز میں پاسنگ مارکس 33 فیصد ہیں تو جو بچے 33 percent or 40 percent marks لیتے ہیں اُن کے لئے آگے کالجز اور یونیورسٹیز کے راستے بند ہو جاتے ہیں تو محکمہ کوئی ایسا طریق کار نہیں بنا سکتا کہ پاس اور فیل ہونے کا کوئی ایک معیار ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! محترمہ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن یونیورسٹیز خود مختار ہیں وہ خود اپنا سسٹم بناتی ہیں۔ مزید جہاں تک بورڈز کے پاسنگ مارکس کا تعلق ہے اس کا فیصلہ حکومت خود کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ملک صاحب! آپ موجود ہیں لیکن میرے پاس یہ written آیا ہوا ہے۔

As desired by Mr Muhammad Arshad Malik, MPA (PP-198) kindly keep his two starred questions, pending which are on today's the 2nd May 2019 on agenda of Punjab Assembly, for next session.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ساہیوال سے لاہور کی طرف on road تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ پریشان لگ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہے پریشان نہیں ہوں۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ ساہیوال میں ایک پبلک میٹنگ تھی۔ میں نے وہاں سے یہ درخواست بھیجی تھی۔ یہ سوال بہت اہم تھا اس لئے میں نے پہنچنے کی کوشش کی۔ میں ابھی ابھی پہنچا ہوں۔ اگر آپ اجازت فرمادیں تو میں سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال پوچھئے۔ جی، ملک صاحب سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1313 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ایجوکیشن بورڈ کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*1313: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت بورڈ آف ایجوکیشن انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ساہیوال میں کتنے ملازمین مستقل کتنے ڈیلی ویجز کتنے کنٹریکٹ پر کتنے عرصہ سے کن شرائط وضوابط پر کام کر رہے ہیں چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر سمیت تمام سٹاف کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہوچکی ہے کب تک اس کی علیحدہ بلڈنگ / کمپلیکس بنانے کا ارادہ ہے تو کتنا فنڈ کس کس اکاؤنٹ میں موجود ہے اور کتنے اخراجات ماہانہ ہیں مزید کمپلیکس پر کتنے اخراجات آئیں گے کب تک مکمل ہو گا؟

(ج) بورڈ ہذا طلباء وطالبات کی بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال میں سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) مستقل ملازمین کی تعداد= 118 (سکیل1 تا18 ہے)

(ii) کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد= 40(سکیل1 تا17 ہے)

(iii) سیزنل ورکرز کی تعداد= 95(رٹ پٹیشنز برائے مستقلی ملازمت)

(iv) سیزنل ورکرز کی تعداد= 16 (ریٹائرڈ ملازمین، CSO سٹاف میں کام کررہے ہیں)

نوٹ: سیزنل ورکرز کو گورنمنٹ آف دی پنجاب اور ڈپٹی کمشنر، ساہیوال کے منظور شدہ معاوضہ جات برائے Skilled Worker (مبلغ۔/655روپے) اور Un-Skilled Worker(مبلغ۔/577روپے) یومیہ کے حساب سے ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہوچکی ہے اور اس پر بلڈنگ کی تعمیر کے لئے مبلغ 350 ملین روپے کا فنڈ بورڈ کے Capital Expenditure اکاؤنٹ کے ذیلی ہیڈ کیمپس کنسٹرکشن میں موجود ہے۔ اس بابت آرکیٹیکچر آفس، ساہیوال میں بلڈنگ کی ڈرائنگز کی تیاری کا کام جاری ہے۔

تفصیلی ڈرائنگز (Detailed Drawings) بننے کے بعد Cost Estimate کا پراسس شروع ہو گا جس سے معلوم ہو گا کہ بلڈنگ کی تعمیر پر کتنے اخراجات آئیں گے، فی الحال اس بابت کوئی ماہانہ اخراجات نہ ہیں۔

(ج) بورڈ ہذا نے طلباء وطالبات کی سہولت کے لئے درج ذیل اقدامات اُٹھائے ہیں:

1. تمام اقسام کے بورڈ معاوضہ جات کے لئے آن لائن چالان فارم
2. طلباء وطالبات کے مسائل کے فوری حل کے لئے ون ونڈو آپریشن کا قیام
3. Migration/ NOC کے آن لائن حصول کا طریق کار
4. طلباء وطالبات کی طرف سے جمع کروائے کیسز برائے درستی تاریخ پیدائش، نام، ولدیت کا تیز ترین نظام اور فوری disposal اور یہی وجہ ہے کہ 3500 سے زائد کیسز نمٹا دیئے گئے ہیں۔
5. گورنمنٹ آف دی پنجاب کی ہدایات کے پیش نظر مضمون نویسی، تقریری مقابلہ جات کا کامیاب انعقاد
6. ساہیوال تعلیمی بورڈ کے زیر اہتمام طلباء وطالبات کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں (سپورٹس) کا بہترین انعقاد، جن میں انٹر بورڈ مقابلہ جات میں 5 میں سے 3 ٹیمیں فرسٹ رہیں۔ سپورٹس گالا منعقدہ اسلام آباد جس میں پاکستان کے 32 تعلیمی بورڈ نے شرکت اور اتھلیٹ مقابلہ جات میں ساہیوال بورڈ کی میل ٹیم نے پہلی فی میل ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔
7. ساہیوال بورڈ کے زیر اہتمام امتحانات میں کامیاب امیدواران کو تعلیمی اسناد کی ترسیل کا اجراء تیزی سے جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح گورنمنٹ نے پچھلے دنوں اعلان کیا ہے کہ جن ملازمین کو چار سال ہوگئے ہیں ان کو مستقل کر دیا جائے گا۔ یہاں پر کتنے ملازمین ہیں جن کو مستقل کیا گیا ہے اور جو بندے ہائی کورٹ یا کسی بھی کورٹ سے stay لے کر بیٹھے ہیں اور جو کورٹ میں نہیں جاسکے ان کا کیا status ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ relevant question ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جو لوگ کورٹ میں گئے ہیں ان کا فیصلہ کورٹ سے فیصلہ آنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے کہ باقی ملازمین کے کنٹریکٹ کا کیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کیا آپ کو سمجھ آئی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں مجھے سمجھ نہیں آئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! انہوں نے خود ہی کہا ہے کہ کچھ ملازمین اس معاملہ میں کورٹ میں گئے ہوئے ہیں تو جب کورٹ کا فیصلہ آئے گا تو پھر ہم کچھ کر سکیں گے کہ باقیوں کا بھی کیا کرنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال وہی ہے میں دوبارہ دہرا دیتا ہوں کیونکہ یہ سوال بڑی اہمیت عامہ کا سوال ہے۔ وہ ملازمین جن کا کورٹ کیس چل رہا ہے وہ علیحدہ معاملہ ہے میں اس کو discuss نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کیا جو لوگ سالہا سال سے کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر ہیں جن کے لئے موجودہ گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا کہ جن کے چار سال پورے ہو گئے ہیں ان کو ریاست مدینہ میں مستقل ملازمت کا لیٹر مل جائے گا۔ وہ کتنے لوگ ہیں جن کو ساہیوال بورڈ آف انٹر میڈیٹ میں مستقل ملازمت دی گئی ہے اور کتنے بقایا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! گورنمنٹ کی پالیسی ہو گی۔ یہ بات بالکل درست ہے لیکن جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین اس issue پر کورٹ میں گئے ہوئے ہیں تو جب تک کورٹ ان کے بارے میں فیصلہ نہیں کر دیتی تو باقی کے بارے میں فیصلہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ pursue کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! pursue کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ کہہ رہے ہیں کہ جب تک کورٹ سے فیصلہ نہیں آ جاتا ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی سن لیا ہے لیکن میں آپ کی توجہ اس جانب دلوانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ "پالیسی ہو گی" یہ گورنمنٹ جواب دے رہی ہے تو یہ کیا جواب ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ بہت سے محکموں میں بہت سے ملازمین ایسے ہیں جن کی مدت ملازمت چار سال کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر مکمل ہو چکی تھی وہ مستقل ہو گئے ہیں۔ اسی گورنمنٹ میں مستقل ہوئے ہیں۔ یہ ہمیں صرف یہ بتا دیں کہ ساہیوال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں کتنے ڈیلی ویجز ملازمین ہیں، کتنے عرصہ سے ہیں، ان میں سے کتنے ملازمین کا چار سال کا tenure مکمل ہو چکا ہے۔ ان کو یہ کب لیٹر دے دیں گے؟ میں نے کورٹ میں جانے والے ملازمین کا ذکر ہی نہیں کر رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اگر یہ معلومات چاہتے ہیں تو نیا سوال دے دیں کیونکہ اس کی تفصیل موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں نیا سوال کیا ہو گا، کیا آپ کے پاس ڈیلی ویجز کی تعداد نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میرے پاس ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد نہیں ہے۔ کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 40 جن کا سکیل ایک تا 17 ہے۔ سیزنل ورکرز کی تعداد 95 ہے۔ ان کی رٹ پٹیشن برائے مستقل ملازمت کورٹ میں already چل رہی ہے۔ اس کا فیصلہ کورٹ کرے گی ہم نے نہیں کرنا۔ سیزنل ورکرز میں 16 ریٹائرڈ ملازمین CSO سٹاف میں کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ شاید پارلیمانی سیکرٹری کو کسی پرچی کا انتظار ہے۔ میرے خیال میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی نہیں بیٹھے جو انہیں پرچی دے دیں۔ یہ کیسے نیا سوال بنتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔ پرچی کو چھوڑیں سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ کتنے ڈیلی ویجز ملازمین ہیں؟ میرا یہ relevant question ہے۔ اس پر نیا سوال تو بنتا ہی نہیں ہے۔ آپ میرا سوال آرام سے پڑھ لیں۔ میرے سوال کا جز (الف) ہے کہ اس وقت بورڈ آف ایجوکیشن انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال میں کتنے ملازمین مستقل کتنے ڈیلی ویجز کتنے کنٹریکٹ پر کتنے عرصہ سے کن شرائط وضوابط پر کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال clear cut کیا ہے۔ میں نے اس پر یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ جن کا چار سال کا کنٹریکٹ پورا ہو گیا ہے وہ کتنے ملازمین ہیں اور ان کو کب مستقل کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں figure involve ہے تو میں کیسے اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ اس کو نئے سوال کے طور پر لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کے پاس figure موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! نہیں ہے۔ انہوں نے نیا سوال کیا ہے جس میں figures involve ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان کے جواب میں seriousness نہیں ہے۔ میرا یہ سوال کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے ملازمین کا معاملہ ہے جن کے کنٹریکٹ چار چار سال کے ہو گئے ہیں۔ ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک نیا سوال دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے۔ اس سے آگے میں کیا سوال دوں پھر بھی تو آپ نے سننا ہے۔ آپ میرا یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔ میں وہاں پر figures دوں گا۔ یہ حکومت کی non seriousness ہے۔ یہ ریاست مدینہ میں مذاق بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال بڑا relevant ہے۔ یہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے ملازمین کا سوال ہے۔ آپ میرے سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس سوال کا جواب تو دیا گیا ہے۔ آپ آگے جواب بھی پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ کتنے ملازمین ہیں جن کے چار سال مکمل ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ جواب پڑھ لیں۔ اس میں تفصیل دی گئی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے اس میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جز (الف) کا جواب پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سوال پوچھا ہے۔ میں نے مطمئن کیا ہونا ہے۔ آپ جز (الف) کا جواب پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں پڑھ کر عرض کر رہا ہوں۔ یہ سوال بہت اہم ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ یہ میرا کوئی ذاتی سوال نہیں ہے۔ یہ پبلک کا سوال ہے۔ یہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے ملازمین کا معاملہ ہے جن کو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر دھکے کھاتے ہوئے چار چار سال ہو گئے ہیں۔ آپ مہربانی فرمادیں کیونکہ سوال کا نامکمل جواب آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں تفصیل دی ہوئی ہے۔ آپ پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔ آپ میرا سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ میں وہاں بتاؤں گا کہ حقیقت کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں مطمئن ہوں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending فرمادیں۔ یہ اس وقت جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس سوال کے جواب میں تفصیل دی ہوئی ہے میں نے خود پڑھی ہے۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ آپ چونکہ Chair ہیں اس لئے آپ کے تقدس اور احترام میں، میں اگلا سوال لے لیتا ہوں لیکن مہربانی کر کے آپ میرے سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! انہوں نے جواب میں پوری تفصیل فراہم کی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ چیئر ہیں لہٰذا آپ کے ساتھ کوئی بات ہی نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جی، اب آپ اگلا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1317 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر میں گرلز و بوائز ڈگری کالجز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1317: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں گرلز ڈگری کالج اور بوائز ڈگری کالج کا قیام عمل میں آیا تھا تو کب اور کتنے اخراجات ان پر ہوئے، مزید کتنے فنڈز ان کے لئے درکار ہیں؟

(ب) اس وقت گرلز ڈگری کالج کمیر میں کون کون سی کلاسز جاری ہیں، کتنا سٹاف مستقل اور کتنا عارضی ہے۔ کتنی طالبات کس کس کلاس میں زیر تعلیم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بوائز کالج کمیر ضلع ساہیوال میں داخلہ جات اور پڑھائی شروع نہیں ہوئی ہے اس کالج میں کب تک کلاسز کا اجراء ہو گا، مکمل تفصیل سے بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ PC-1 میں ان کالجز کے لئے ایک ایک بس طلباء وطالبات کے لئے منظور ہوئی کب تک خرید کر ان کو فراہم ہو جائے گی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) جی، درست ہے۔ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں دو کالجز (بوائز اور گرلز) کا قیام 2016 اور 2018 میں عمل میں لایا گیا۔ ان کالجوں کی تعمیر پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	اخراجات کی تفصیل
1-	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمیر ساہیوال	120.833 ملین روپے
2-	گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ساہیوال	137.440 ملین روپے

ان کالجز کی تعمیر کے لئے کل منظور شدہ رقم فراہم کر دی گئی ہے مزید رقم کے لئے فی الحال کوئی خط محکمہ تعمیرات و مواصلات سے موصول نہیں ہوا۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمیر میں اس وقت ایف ایس سی (پری میڈیکل) اور (پری انجینئرنگ)، آئی سی ایس، آرٹس، بی ایس سی اور بی اے کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ مضمون وار طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مضمون	طالبات کی تعداد
1-	ایف ایس سی (پری میڈیکل)	117
2-	ایف ایس سی (پری انجینئرنگ)	39
3-	آئی سی ایس	85
4-	آرٹس	95
5-	بی اے	102
6-	بی ایس سی	47
	کل تعداد	485

مستقل اور عارضی سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	مستقل ٹیچنگ سٹاف	07
2-	عارضی ٹیچنگ سٹاف (CTI)	09
3-	نان ٹیچنگ سٹاف	04

(ج) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ساہیوال میں موجودہ تعلیمی سیشن 2018-20 میں تھرڈ ائر کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور 20 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

(د) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمیر ساہیوال کے لئے ایک ایک بس پچھلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کے دوران خریدی لی گئی تھی اور دونوں بسیں کالجز کو فراہم کر دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے سوال کا جز (د) پڑھ دیتا ہوں اور اس کا جواب وہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ PC-1 میں ان کالجز کے لئے ایک ایک بس طلباء و طالبات کے لئے منظور ہوئی وہ کب تک خرید کر ان کو فراہم ہو جائے گی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں کالجز میں پچھلے سال ایک ایک بس خرید کر دے دی گئی تھی یعنی وہاں پر بسیں فراہم کر دی گئی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جن صاحب نے اس سوال کا جواب پڑھا ہے میں on the floor of the House ان کو اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کو یہ چیلنج کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو یہاں پر بسیں فراہم کرنے کے حوالے سے جواب دیا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ آج دس منٹ پہلے میری گرلز کالج کمیر کے پرنسپل سے بات ہوئی ہے تو آج تک گرلز ڈگری کالج کمیر اور بوائز ڈگری کالجز کمیر میں کوئی بسیں فراہم نہیں کی گئیں۔ کیا یہ یہاں پر جھوٹ بولنے کے لئے آتے ہیں، انہوں نے cheat کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ میری بات سنیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں آپ اس پر ایک کمیٹی بنادیں اگر وہاں پر بسیں فراہم کر دی گئی ہوئیں تو مجھے hang کر دیا جائے ورنہ ان کو فارغ کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ میری بات سنیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد ارشد ملک! جب ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب آئیں گے تو ہم ان سے explanation اور answer لیں گے۔ جب منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں گے تو ہم ان سے explanation لیں گے کہ وہ اس چیز کو make sure کریں کہ وہاں اگر بسیں فراہم نہیں کی گئیں تو بسیں فراہم کریں اور دوسرا کیوں پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House یہ اس طرح کا جواب دیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں ان کو بسیں دی ہی نہیں گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تو منسٹر صاحب ان کالجز کو buses provide کر دیں گے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں یا کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، جب منسٹر صاحب آئیں گے تو ہم اس پر بات کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں تاکہ ہم ان سے جواب لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور جب منسٹر صاحب آئیں گے تو ہم ان سے جواب لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرائیکی زبان کے لیکچرارز کی تقرریوں سے متعلقہ تفصیلات

*932: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب کے اکثر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سرائیکی کی تعلیم دی جارہی ہے لیکن وہاں پر سرائیکی پڑھانے کے لئے لیکچرارز موجود نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت جنوبی پنجاب کے جن اضلاع میں جہاں جہاں سرائیکی زبان کے لیکچرارز نہ ہیں وہاں پر تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) جنوبی پنجاب کے کتنے ڈویژن کے کالجوں / یونیورسٹیوں میں سرائیکی زبان کے لیکچرارز موجود ہیں اور کتنے کالجوں میں اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

1. جنوبی پنجاب کی تین یونیورسٹیز جن میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، دی گورنمنٹ صادق کالج یونیورسٹی بہاولپور شامل ہیں، میں سرائیکی کی تعلیم دی جارہی ہے۔

2. جنوبی پنجاب اور ضلع میانوالی کے اکثر کالجز میں سرائیکی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ جنوبی پنجاب کے تین ڈویژن ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور سرگودھا کے میانوالی ضلع (سرگودھا ڈویژن) کے 63 کالجز میں 53 لیکچرارز / اسسٹنٹ پروفیسرز سرائیکی مضمون کی تعلیم دے رہے ہیں10

3. اسامیاں خالی ہیں جن کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے مشتہر کیا جا رہا ہے۔

(ب)

1. جنوبی پنجاب کے جن اضلاع کی یونیورسٹیوں میں سرائیکی کی تعلیم دی جا رہی ہے وہاں مناسب تعداد میں اساتذہ اکرام خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

2. ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو مراسلہ تحریر کر دیا ہے۔ عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے اشتہار مشتہر ہو جائے گا۔

(ج) جنوبی پنجاب کی یونیورسٹیز میں شعبہ سرائیکی سے منسلک تفصیلی معلومات درج ذیل ہیں:

1. بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں سرائیکی زبان کے ایک پروفیسر ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور چار لیکچرارز کام کر رہے ہیں۔ کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

2. اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، چار اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک لیکچرار موجود ہے کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔

3. گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی بہاولپور میں ایک لیکچرار سرائیکی زبان کی تعلیم کے لئے تعینات ہے۔ طالبات کی تعداد انتہائی کم ہونے کے باعث مزید اساتذہ کی ضرورت نہیں ہے۔

4. جنوبی پنجاب کے تین ڈویژن ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور سرگودھا کے میانوالی ضلع (سرگودھا ڈویژن) کے 63 کالجز میں 53 لیکچرارز/اسسٹنٹ پروفیسرز سرائیکی مضمون کی تعلیم دے رہے ہیں10 اسامیاں خالی ہیں جن کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے مشتہر کیا جا رہا ہے۔

فیصل آباد: وومن کالج غلام محمد آباد میں مرد و خواتین اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1326: **محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) غلام محمد آباد فیصل آباد وومن کالج میں مرد اساتذہ اور خواتین اساتذہ کی تعداد کتنی ہے ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ کالج میں لیکچرار کی تعداد کتنی ہے طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے، کیا لیکچرار کی تعداد طلباء و طالبات سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کالج میں لیکچرار کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد میں کوئی بھی مرد استاد کام نہیں کرتا۔ اس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 26 ہے۔ جن میں سے 25 خواتین اساتذہ کام کرتی ہیں اور ایک اسامی اسسٹنٹ پروفیسر اکنامکس کی خالی ہے۔

(ب) اس کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 26 ہے اور طالبات کی تعداد 2957 ہے جو کہ طالبات کی تعداد سے مطابقت نہیں رکھتی جس کے لئے اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 15 سی ٹی آئی رکھے گئے ہیں۔

Total Enrollment	No of Working Teachers	STR
2957	25	118:1

(ج) حکومت اس کالج میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کا جلد ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں اقدامات بھی کئے جارہے ہیں۔

فیصل آباد: طلباء و طالبات کے لئے مزید کالج بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1329: **محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی کے تناسب کے حساب سے فیصل آباد میں اس وقت گورنمنٹ کے تحت کتنے کالجز طلباء وطالبات کے کام کر رہے ہیں، تفصیل سے بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شہر میں کالجز کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے طالب علم پرائیویٹ کالجز کا رخ کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ کالجز کی فیس بہت زیادہ ہے جو عام آدمی برداشت نہیں کر سکتا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت طلباء و طالبات کے مزید کالجز فیصل آباد میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں 44 سرکاری کالجز کام کر رہے ہیں جن میں سے پندرہ کالجز طلباء اور پچیس طالبات کے ہیں اور چار کامرس کالجز بھی موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرکاری کالجز کی تعداد مناسب ہے تاہم صاحب حیثیت طلباء و طالبات ہی پرائیویٹ کالجوں کا رُخ کرتے ہیں۔

(ج) پرائیویٹ کالجوں کی فیسیں سرکاری کالجوں سے زیادہ ہیں۔

(د) فیصل آباد میں مزید چھ نئے کالجز زیر تعمیر ہیں اور ان میں سے پانچ کالجز طالبات اور ایک کالج طلباء کے لئے قائم کئے جا رہے ہیں اور ان میں سے پانچ کالجز میں آنے والے سیشن 20-2019 میں کلاسز کا آغاز کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب یونیورسٹی کے قائم کیمپس اور سب کیمپس سے متعلقہ تفصیلات

*1331: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے صوبہ بھر میں کتنے کیمپس اور سب کیمپسز ہیں۔ ان میں کتنے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ یونیورسٹی کے مین کیمپسز اور سب کیمپسز میں ایک جیسے ڈسپلنز میں تعلیم دی جارہی ہے یا ان میں کمی بیشی کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ یونیورسٹی کے مزید سب کیمپسز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک کن شہروں میں، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جامعہ پنجاب کے حسبِ ذیل دو مین اور دو سب کیمپسز ہیں:

مین کیمپسز		سب کیمپسز	
-1	قائد اعظم کیمپس، لاہور	-1	گوجرانوالہ کیمپس، گوجرانوالہ
-2	علامہ اقبال کیمپس، لاہور	-2	جہلم کیمپس، جہلم

مندرجہ بالا کیمپسز میں طلباء وطالبات کی کل تعداد 45,678 ہے

(ب) جی ہاں! یونیورسٹی ہذا کے مین اور سب کیمپسز میں ایک جیسے ڈسپلنز اور سلیبس میں تعلیم دی جارہی ہے۔

(ج) بوجہ مالی مشکلات فی الحال مزید سب کیمپسز بنانے کا کوئی منصوبہ جامعہ پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

راولپنڈی: گرلز کالجز میں کھیلوں کے لئے گراؤنڈز کی سہولیات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1385: **محترمہ عابدہ بی بی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے گرلز کالجز میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے گراؤنڈز کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کتنے کالجز میں سپورٹس اور فزیکل ایجوکیشن کے ٹیچرز کی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) ان کالجز کو گزشتہ تین سالوں میں سپورٹس کی مد میں کتنا فنڈ دیا گیا۔ سال وار تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 33 گرلز کالجز ہیں جن میں سے 9 کالجز میں کھیلوں کے چھوٹے بڑے گراؤنڈ موجود ہیں۔ ان کالجز کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کالج کا نام
1-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی
2-	گورنمنٹ وقارالنساء پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، راولپنڈی
3-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مری روڈ، راولپنڈی
4-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بی۔ بلاک، راولپنڈی
5-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈھوک رتہ، راولپنڈی
6-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گوجر خان، راولپنڈی
7-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین پشاور روڈ، راولپنڈی
8-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ٹیکسلا، راولپنڈی
9-	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ، راولپنڈی

(ب) ضلع راولپنڈی کے 33 گرلز کالجز میں سے 21 کالجوں میں سپورٹس اور فزیکل ایجوکیشن کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
22	10	12

مندرجہ بالا اسامیوں کی کالج اور گریڈ وار کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں حکومت پنجاب نے ضلع راولپنڈی کے گرلز کالجز میں کھیلوں کی مد میں تیئیس لاکھ انیس ہزار آٹھ سو تینتیس روپے فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کے علاوہ ہر کالج کھیلوں کی مد میں داخلہ کے وقت طالب علموں سے 180 روپے فی کس وصول کرتا ہے جس کو علیحدہ فنڈ کے طور پر جمع کرنے کے بعد کھیلوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ماہ رمضان المبارک میں غرباء کو زکوٰۃ دینے کا مطالبہ

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ رمضان شریف آنے والا ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ پورے پنجاب میں ابھی تک زکوٰۃ کمیٹیاں جو کہ غریب لوگوں کو زکوٰۃ دیتی ہیں تو کئی ماہ سے ان لوگوں کو جو ایک ایک ہزار روپے ملا کرتے تھے وہ نہیں مل رہے لہٰذا اس پر آپ متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھیں تاکہ کم از کم رمضان شریف شروع ہوتے ہی غریبوں کو جو ان کا حق ہے انہیں وہ دے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں ایڈمنسٹریٹرز بنا دیئے گئے ہیں اور اس حوالے سے procedure شروع ہو گیا ہے اور رمضان شریف میں انشاءاللہ definitely زکوٰۃ تقسیم ہو گی اور پورے پنجاب میں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں جلیل احمد! منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ commitment کی ہے کہ رمضان میں زکوٰۃ تقسیم ہو گی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں جب آج اسمبلی میں داخل ہو رہی تھی تو ہماری پولیس کی بہنیں جو کہ یونیفارم میں ملبوس ہماری سیکورٹی پر تعینات ہوتی ہیں ان میں سے ایک میری بہن اپنا چھوٹا سا بچہ گود میں لے کر باہر گرمی میں بیٹھی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں دوسری خواتین کو بھی جانتی ہوں جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ہم نے ایک request کی تھی کہ اسمبلی میں بچوں کے لئے daycare centre ہونا چاہئے کیونکہ ہماری ایسی بہنیں جو باہر یونیفارم میں ڈیوٹی کر رہی ہیں لیکن وہ مائیں بھی ہیں اور وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو گھر چھوڑ کر نہیں آسکتیں۔ ہماری اپوزیشن کی بھی ایسی معزز ممبران ہیں جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور وہ ان کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر آتی ہیں۔ ہماری بہن محترمہ زینب اور محترمہ سبین گل خان کے بھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں لہٰذا جتنی جلدی ہوسکے کوئی کمرہ بنا کر activate کریں تاکہ ہم اپنی بہنوں اور بچوں کی ماؤں کو facilitate کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ممبرز کے لئے تو یہاں پر daycare موجود ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے سامنے ایم پی اے ہاسٹل میں daycare بنا ہوا ہے یہ بھی وہاں پر اپنے بچوں کو لے آئیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس اسمبلی کے سامنے ہاسٹل میں ایک daycare centre بنا ہوا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ daycare centre اسمبلی میں ہونا چاہئے کیونکہ Assembly is our working place تو یہ daycare centre ہمارے working place کی premises میں ہونا چاہئے یہ آپ سے request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہاں پر جگہ نہیں ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر نے ابھی زکوٰۃ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہ معاملہ کس طرح ہوگا تو ہمارے معزز منسٹر صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ یہ تقسیم رمضان میں شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میرے علم میں ایک بات آئی ہے اور مجھے بڑے افسوس سے یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ منسٹر صاحب نے ہمارے ڈسٹرکٹ میں ایک visit کیا اور وہاں پر 585 کمیٹیاں ہیں انہوں نے فوراً وہاں پر آرڈر کیا کہ ان تمام کمیٹیوں کو توڑ دیا جائے۔ اگر آپ اس کا قانونی پہلو

دیکھیں تو منسٹر صاحب کے حکم کے تحت یہ کمیٹیاں ٹوٹ نہیں سکتیں کیونکہ اس حوالے سے لاء موجود ہے اور ان کمیٹیوں کے بننے کا کوئی طریق کار ہے۔ اگر یہ کمیٹیاں ٹوٹ بھی جائیں تو ان کمیٹیوں کو بنانے کے لئے تقریباً ایک یا دو ماہ درکار ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا یہاں پر بیان نہیں دینا چاہئے جو possible نہیں اور یہ احکام بالکل غیر قانونی ہے کہ آپ یہ تمام کمیٹیاں توڑ دیں اور new committees form کریں اور ان کمیٹیوں کے ذریعے سے اب آپ زکوٰۃ تقسیم کریں گے which is not possible ہمیں ان کمیٹیوں کے ٹوٹنے پر اعتراض نہیں ہے لیکن ان کمیٹیوں کو توڑنے کا بھی ایک procedure ہے اور ان کو بنانے کا بھی ایک procedure ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف اس حوالے سے تھوڑا study کر لیں کہ یہ کیا طریق کار ہو گا جس سے یہ سارے معاملات چلیں گے اور تب جا کر یہ کمیٹیاں ٹوٹیں گی اور بنیں گی البتہ ان کمیٹیوں کو توڑنے کا اس کے پاس اختیار ہے اور نہ ہی قانون اس کی اجازت دیتا ہے لیکن اس طرح کا بیان دینا یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اس پر غور کریں کیونکہ غریب لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم جو عرصہ دراز سے بند ہے اس کو یہ فوری طور پر جاری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! مجھے یہ بات بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہی ہے کہ ایم پی اے صاحب جو کہ سابقہ زکوٰۃ و عشر کے منسٹر بھی رہے ہیں تو ساہیوال اور پورے پنجاب میں ان کے پانچ سالہ دور میں 4400 کمیٹیاں بنائی ہی نہیں گئیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات کہ پانچ سے چھ کروڑ روپے ڈسٹرکٹ ساہیوال میں تقسیم ہی نہیں کئے گئے اس کے بعد میں یہ بات دعویٰ سے کہہ رہا ہوں کہ جو پانچ سال پرانی کمیٹیاں بنائی گئی تھیں ان میں غلط لوگوں کے نام دیئے گئے ہیں اور یونٹ کا جو غلط چیئرمین بنے گا اس کو ایڈمنسٹریٹر نکال سکتا ہے اور legally طور پر نکال سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ پنجاب میں زکوٰۃ صحیح تقسیم نہیں کی گئی زکوٰۃ کو معاف نہیں کیا گیا۔ میں نے پنجاب میں تقریباً ہر جگہ کا visit کیا اور میں جس ڈسٹرکٹ میں بھی گیا ہوں میں چیلنج سے سابقہ منسٹر صاحب کو کہہ رہا ہوں کہ غلط لوگوں

کو زکوٰۃ دی گئی اور غلط لوگ کمیٹی کے ممبر بنائے گئے تو انشاءاللہ ہم ان کو نکالیں گے اور قانونی طور پر نکالیں گے۔

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں یہ جھوٹ ہے تو آپ اس کو check کروالیں اگر میں جھوٹا ہوا تو میں resign کروں گا اگر یہ جھوٹے ہوئے تو یہ resign کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں اِن کا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ یہ clapping شروع کر دیتے ہیں لہٰذا یہ شور ایسے نہ ڈالا کریں۔ اگر کوئی کمی بیشی ہے تو ہم آپس میں بیٹھ کر ہاؤس میں بات کرتے ہیں۔ پہلے نمبر پر بات یہ ہے کہ یہ کیسے assess کر سکتے ہیں جو 585 کمیٹیاں بنی ہیں؟ اُن میں تقریباً ساڑھے چار ہزار لوگ involve ہیں تو کیا یہ اُن تمام لوگوں کو جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک بنے ہیں یا غلط؟

جناب سپیکر! دوسرا وزیر موصوف کو یہ نہیں پتا کہ 24 ہزار کمیٹیاں پنجاب میں ہیں اور یہاں پر چار ہزار کا شور ڈلوا کر clapping کروا رہے ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! یہ 24 ہزار 400 کمیٹیاں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! منسٹر موصوف پہلے یہ بات کرتے ناں۔ آپ نے بس ادھوری بات کر دی ہے۔ ساڑھے 24 ہزار کمیٹیوں میں سے اگر 20 ہزار کمیٹیاں بن گئی ہیں تو یہ کوئی کم figure نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بڑی respect کرتا ہوں کیونکہ یہ معزز منسٹر ہیں بلکہ کہیں پر میں اِن کو help out بھی کر سکتا ہوں۔ یہاں پر یہ بات کی گئی کہ ہم اُن کمیٹیوں کو توڑ دیں گے اور اُن کو نکال دیں گے لیکن پہلے اس کا قانون تو پڑھیں جس کو اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ آپ کے پاس تو یہ اختیار ہی نہیں ہے۔ کسی کے اوپر الزام لگا کر ایڈمنسٹریٹر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ چیئرمین غلط ہے لہٰذا اس کو فارغ کر دیا جائے تو اُس پر ایڈمنسٹریٹر لگ جاتا ہے۔ اگر چار پانچ کمیٹیاں ایسی ہوں

تو اس کے لئے آپ کام کر سکتے ہیں لیکن سٹیٹمنٹ جاری کر دیں کہ 585 کمیٹیاں ساری توڑ دی جائیں گی تو کس نے آپ کو اجازت دی ہے اور کون سا قانون آپ کو اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں on the floor the House یہ چیلنج کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب کے ان الفاظ پر یہ کمیٹیاں نہیں ٹوٹ سکتیں۔ جب (ق) لیگ نے کمیٹیاں بنائی تھیں تو ہم اپنے دَور میں ایک بھی عدالت کے حکم کے بغیر نہیں توڑ سکے تھے۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم کمیٹیاں توڑ سکتے ہیں؟ البتہ اگر کہیں پر شکایت ہے یا غلط نظر آیا ہے تو اُس کی تحقیق کروالیں۔ 585 کمیٹیوں میں آپ ایک شخص کو بھی نہیں جانتے ہوں گے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ سارے غلط ہیں۔ یہ غلط الزام لگانا اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں ہے اور ہاؤس میں غلط بیانی کرنا بالکل زیب نہیں دیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب رمضان کا بابرکت مہینہ آ رہا ہے۔ اگر کسی وجہ سے پچھلی گورنمنٹ نے کوئی غلط کیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے بھی غلط کرنا ہے اور اکثر ہم نے یہ رواج دیکھا ہے۔ اپنی خامیوں کو چھپانے کے لئے پچھلی خامیوں کو highlight کرنا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پہلے کوئی غلط نہیں ہوا۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ غرباء پر سیاست نہ کریں۔ گزارش ہے کہ زکوٰۃ سب کو دیں اور پھر چاہے نئی کمیٹیاں بنالیں لیکن یہ نہیں کہ اس کی سزا غریبوں کو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ایم پی اے صاحب میری بات شاید محسوس کر گئے ہیں۔ میں نے یہی بات کی تھی کہ جو آدمی غلط ہوں گے اور جن پر allegations لگیں گے وہ نکال دیئے جائیں گے۔ ویسے بھی قانون کے مطابق legally ایڈمنسٹریٹر آ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے چیلنج دیا ہے تو ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور صرف ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ صحیح تقسیم ہوئی ہو تو جو سزا دیں گے میں قبول کروں گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ ہاؤس میں بحث کروالیں۔ اگر کہیں پر غلط ہے تو ہم یقیناً اس کی سزا کے لئے تیار ہیں لیکن جو کچھ ہو گا اسی ہاؤس میں سب کے سامنے ہو گا۔ مجھ سے زیادہ اِن کا علم نہیں ہے کیونکہ میں نے تین سال یہ منسٹری چلائی ہے اور اِن کو آئے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔ یہ اپنا خیال کر لیں کیونکہ ہم study کر کے کام کرتے تھے۔ آپ اس قانون کو دیکھ کر پڑھ لیں اور اس کے بعد سٹیٹمنٹ جاری کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تمام ممبران بیٹھ جائیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 203 محترمہ شازیہ عابد کا ہے جو بڑا اہم ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ضلع راجن پور: تحصیل روجھان دو گروپوں کی فائرنگ سے چھ افراد کا قتل

203: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 27-اپریل 2019 کو تحصیل روجھان ضلع راجن پور کے علاقہ میں دو گروپوں کی فائرنگ سے چھ افراد کو قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اس میں ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ واقعہ کی تفتیش سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے جس کے نتیجے میں ایف آئی آر نمبر 42/19 مورخہ 27-04-2019 بجرم 149 ,148 ,395 ,324 ,302 مقدمہ درج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ دولانی قبیلہ اور بنوں قبیلہ کے درمیان یہ لڑائی ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں دولانی قبیلہ کے نذر حسین، شہباز، قطب علی، عبدالکریم اور عبدالشکور جاں بحق ہوئے اور ایک یار علی مضروب ہوا۔

جناب سپیکر! دوسرے قبیلے کا ایک آدمی عبدالمالک جان بحق ہوا اور ایک آدمی مضروب ہوا۔ اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، پولیس تفتیش کر رہی ہے اور ابھی تک اس میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے ریکارڈ لے کر آئے متعلقہ افسران سے کہا کہ مجھے بتائیں کہ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی گرفتاری کیوں نہیں ہوئی؟ اُن کی پولیس رپورٹ کے مطابق گرفتاری کے لئے ایک آپریشن ترتیب دیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب وہ آپریشن ہو گا تو گرفتاریاں عمل میں آئیں گی۔ میں نے اُن سے یہ کہا ہے کہ وقفہ سوالات کے بعد بیٹھ کر اُن سے باقاعدہ تفصیلات اور time line لیں گے کہ یہ آپریشن کب سے شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ یہ جناب کے علاقہ سے متعلقہ ہے اس لئے آپ کو بھی confidence میں لیں گے اور آپ کی راہنمائی میں انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے کام کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میں آپ کو اس پر بتا دیتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں کچے کے ایریا میں تقریباً پچھلے ادوار میں اور ابھی بھی 12/13 آپریشن ہو چکے ہیں۔ اس میں زیادہ تر casualties ہماری Law Enforcement Agencies کی ہوئی ہیں لیکن

criminals کی زیادہ سے زیادہ تین چار casualties ہوئی ہیں۔ ہم نے اس چیز کو بہت serious لینا ہے کیونکہ یہ جرائم کم نہیں بلکہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ ابھی تو قبائلی جنگ چھڑ چکی ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ آپ کوشش کریں کہ اس میں ملوث لوگوں کو فوری طور پر گرفتار کروائیں تاکہ جو قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں اُن کے خاندان کو کچھ نہ کچھ آسرا مل سکے۔ اس پر آپ make sure کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انشاءاللہ اس پر ضرور کارروائی ہوگی۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہوں گا کہ جیسے ابھی زکوٰۃ کے سلسلے میں بات ہو رہی تھی لیکن لوگ بچیں گے تو زکوٰۃ لگے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے چار ماہ پہلے اپنے شہر بورے والا کے ڈی کلاس ویگن سٹینڈ کے متعلق پوچھا تھا جس کا جواب آج تک نہیں آیا لیکن اس کی پاداش میں ان تین ماہ میں تین بار لڑائی ہوئی۔ Last time مورخہ 19-03-2019 کو وہاں دو گروپوں کی لڑائی ہوئی جس کے دوران سواریاں لے جانے والا ایک رکشا ڈرائیور، ایک خاکروب اور ایک گاؤں سے آنے والا مزدور تھا جو اپنے بچوں کے لئے چیزیں لینے آیا تھا اُن تینوں کو فائر لگے جو تینوں کے تینوں جاں بحق ہو گئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ بورے والا میں جتنے بھی ڈی کلاس ویگن سٹینڈ ہیں وہ totally illegal ہیں جس کا یہ ریکارڈ منگوا کر چیک کروالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میری humbly request ہے کہ تین لوگ جو راہگیر معصوم مارے گئے ہیں اُن کا خیال کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں ہم اُس کو take care کر لیں گے اور وزیر قانون سے اس پر respond لے لیں گے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! جو تین راہگیر مارے گئے ہیں اُن کے لئے financial aid کا ضرور سوچیں کیونکہ وہ مسافر تھے اور نہایت ہی غریب آدمی تھے بے شک یہ اُن کی verification کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خالد محمود! آپ اس پر ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تو اس پر وزیر قانون سے پوری detail لے لیں گے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق رئیس نبیل احمد کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

چیف انجینئر ڈویلپمنٹ واپڈا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

رئیس نبیل احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 10-اپریل 2019 کو چیف انجینئر ڈویلپمنٹ واپڈا چودھری صدیق کو عوامی مسائل کے سلسلے میں فون کیا اور اپنا تعارف کروایا تو موصوف فون attend کرتے ہی بولا کہ جلدی بتائیں کیونکہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ میرے پاس اور بھی بہت سے کام ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کا ایک عوامی نمائندے کے ساتھ کیسا روّیہ ہے؟ تو موصوف بڑی

بد تمیزی سے بولا کہ آپ عوامی نمائندہ ہیں تو میں کیا ہوں؟ میں نے آپ کی طرح کے بڑے عوامی نمائندے دیکھے ہیں، آپ سے جو ہوتا ہے کر لیں۔ یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! ایک سول سرونٹ کے اس ناروا سلوک اور ہتک آمیز رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I don't oppose it. اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک کو کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور دو مہینے کے اندر اندر کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے۔

رئیس نبیل احمد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک استحقاق جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 15- اپریل 2019 بوقت تقریباً 11:00 یا ½11 بجے دوپہر میں نے ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر پاکپتن اسرار خان کو فون کر کے اپنا تعارف کروایا اور اپنے حلقے کے ووٹروں کے کام کے سلسلے میں بات کرنے ہی لگا تو جناب آفیسر مذکور نے within seconds سخت لہجے میں کہا کہ میں ڈی سی صاحب کے پاس جانے لگا ہوں اور ساتھ ہی call drop کر دی۔ اس کے بعد میں نے کئی بار فون کیا لیکن ان کا نمبر بند تھا۔

جناب سپیکر! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور اپنے ووٹروں کی خاطر سرکاری افسران کو فون کرنا میرا حق ہے۔ جناب اسرار خان ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر کا سخت لہجہ اختیار کرنا اور call drop کر دینا ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میرا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! .I don't oppose it اسے کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک کو بھی استحقاق کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور دو مہینے کے اندر اندر کمیٹی سے detailed report لے لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں پولیو ورکرز کو سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ اجلاس کے شروع میں خواجہ سلمان رفیق نے پولیو وائرس کے بارے میں point raise کیا تھا لیکن میرا point Health Minister کے لئے نہیں ہے بلکہ Interior Minister کی توجہ کے لئے ہے کہ recently شاد باغ میں لقمان نامی ایک پولیو ورکر پر چھریوں سے حملہ ہوا جسے میو ہسپتال لے جایا گیا۔ آج یہ اخبار میں بھی خبر آئی ہے کہ پولیو وائرس کا نواں case لاہور میں سامنے آیا ہے۔ Last 2 months میں سنگھ پورہ اور اقبال ٹاؤن لاہور میں پولیو وائرس کے case سامنے آئے ہیں۔ پنجاب میں 13 ہزار ایسے والدین ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلوانے سے انکار کر دیا ہے۔ 5600 ایسے والدین ہیں جو راولپنڈی کے علاقے میں ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے

قطرے نہیں پلوانے۔ اسی طرح لاہور میں ایسے600 cases ہیں توfirst of all جو پولیو ٹیم پر حملہ ہوا ہے تو ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ آپ سےrequest کرتے ہیں کہ پولیو ورکرز کی سکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ایک قرارداد بھی لائی تھی اگر رولزsuspend کر کے اس قرارداد کوjoint اسمبلی میں لائیں تا کہ ہماریnext generation پولیو وائرس سےtotally safe رہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسے محترمہ نے خود فرمایا ہے کہ یہ ایک قرارداد بھی لے کر آ رہی ہیں چونکہ اس وقت متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں جنہوں نے جواب دینا تھا لیکن جہاں تک پولیو ورکرز کی سکیورٹی کا تعلق ہے تو ہم اسےensure کر رہے ہیں اور ہم اس بات کوadmit کرتے ہیں کہ پچھلے کچھ دنوں سے ایسی باتیں سامنے آئی ہیں کہ پولیو ورکرز پر حملے ہوئے ہیں لیکن ہم اس کا سدباب کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں محترمہ سےrequest کروں گا کہ یہ ایک تحریک التوائے کار لے آئیں جس پر ہم تفصیلی جواب دے دیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تو اس پر تفصیلی جواب لے لیں گے۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آج کل گندم کی خریداری ہو رہی ہے تو ضلع ساہیوال میں بہادر شاہ سنٹر بنایا گیا تھا جو کہ پچھلے بیس سال سے چل رہا ہے۔ اب باردانہ دینے کا وقت آیا تو محکمہ خوراک کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور ڈی ایف سی نےorder pass کر دیا ہے کہ اس سنٹر کو ختم کر کے نور شاہ میں ضم کر دیا جائے جو کہ وہاں سے تقریباً40 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ایک دم آ کر یہstep اٹھانا اور ایک سنٹر کو ہی ختم کر

دینا کسانوں کے ساتھ زیادتی ہے تو اس حوالے سے اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ kindly یہ تو بتا دیں کریں کہ اب وہ کسان کہاں جا کر اپنی گندم دیں گے کیونکہ موسمی حالات کی وجہ سے بھی فصلیں بہت زیادہ خراب ہوئی ہیں اور ان کا جھاڑ ہی پورا نہیں ہو رہا لہٰذا ساہیوال کے ختم کئے جانے والے بہادر شاہ سنٹر کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب آجائیں تو اس پر respond کر دیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی تحریک التوائے کار ہے۔ کون اسے پیش کرنا چاہیں گے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسے آپ کو suit کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میرے suit کرنے سے کیا ہونا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسے آپ حکم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، محترمہ! اسے پڑھ دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کی خلافِ پالیسی تعیناتی

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر کی تمام یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز منتخب کرنے کے لئے ایک سرچ کمیٹی بنائی گئی ہے تاکہ ان اہم اسامیوں پر اہل اور competent لوگ آئیں جن کا ماضی بے داغ ہو اور ان پر کرپشن وغیرہ کا بھی کوئی الزام نہ ہو تاکہ ایسے اچھے کردار کے حامل لوگوں کے ہاتھوں قوم کے بچوں کا مستقبل سنورے اور وہ آگے بڑھ کر ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھال سکیں اور خصوصاً خواتین یونیورسٹیوں میں مقرر شدہ معیار پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے چونکہ یہ بچیوں کا

معاملہ ہے اور ان سے ہی آگے چل کر قوم کا مستقبل سنورتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ حکومت نے وائس چانسلرز کی اسامیوں کے لئے جو معیار مختص کیا تھا سرچ کمیٹی اس پر من و عن عمل کرتے ہوئے اہل، ایماندار اور قابل لوگوں کو موقع دے کر حکومتی نیک نامی میں اضافے کا سبب بنتی لیکن سرچ کمیٹی اس کے بالکل برعکس کر رہی ہے۔ لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کے لئے دو ایسی خواتین کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا ہے جنہیں پچھلے tenure میں بھی نوازا گیا، ان میں سے ایک پر نیب میں کرپشن کے cases چل رہے ہیں اور دوسری خاتون کو عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں اس سیٹ سے ہاتھ دھونا پڑے تھے لیکن یہ سرچ کمیٹی عدالت عظمیٰ اور نہ ہی نیب کو خاطر میں لا رہی ہے بلکہ اپنی مرضی سے اقرباء پروری کا فارمولا لئے اہل، ایماندار اور competent امیدواروں کو چھوڑ کر ان دو خواتین کو انٹرویو کے لئے بلا لیا ہے جو نہ صرف حکومتی پالیسی کی خلاف ورزی ہے بلکہ نیب قوانین اور عدالت عظمیٰ کے احکامات کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اتنی اہم ذمہ داری والی post fill کرنے کے لئے پالیسی کے مطابق عمل کیا جاتا لیکن سرچ کمیٹی اس کے برعکس کرنے پر بضد ہے جس سے نہ صرف یونیورسٹی تباہی کے دہانے پر پہنچے گی بلکہ ہزاروں طالبات کا مستقبل بھی تاریک ہونے کا خدشہ ہے جس سے خصوصی طور پر وہاں زیر تعلیم بچیوں، ان کے والدین اور بالعموم صوبہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحریک التوائے کار نمبر 354/19 ہے۔ یہ تحریک التوائے کار محترمہ کنول پرویز چودھری کی ہے۔ Order in the House, Members please be seated۔ جی، محترمہ! اسے پڑھ دیں۔

صوبہ میں اقساط پر اشیاء کے کاروبار کے لئے واضح پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پورے ملک میں اور بالخصوص صوبہ پنجاب میں اقساط پر اشیاء کی فراہمی کا کاروبار اس وقت پورے عروج پر ہے۔ مگر مسئلہ اصل یہ ہے کہ یہ ادارے کس قانون کے تحت کام کرتے ہیں اور ساری صورتحال پر نظر رکھنے کا کون سا حکومتی ادارہ موجود ہے۔ عوام کو اس سے آگاہی ہے اور نہ ہی اس بارے میں آگاہی ہے کہ ان کی ریکوری کا کیا طریق کار ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ مجبوری کے عالم میں اقساط پر اشیاء خریدتے ہیں اور پھر ان اداروں کی ظالمانہ اور غیر قانونی پالیسیوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں نیز یہ ادارے اسٹیٹ بنک کی مقرر کردہ شرح سے بھی زیادہ شرح پر سود وصول کر رہے ہوتے ہیں جس کی ادائیگی عوام کے بس کی بات نہیں ہوتی لیکن عوام اپنی مجبوری میں ان سے اشیاء لیتے ہیں لہٰذا اس بارے میں حکومت کو اپنی پالیسی واضح کرنی چاہئے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس پر مزید یہ add کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون respond کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ منسٹر انڈسٹریز اور منسٹر فنانس سے متعلقہ ہے گزارش کروں گا کہ اس کو pending فرمالیں۔ متعلقہ منسٹرز تشریف لائیں گے تو وہ جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون رپورٹیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے بارے میں، بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Land Record Management Information System, Board of Revenue Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR DEPUTY SPEAKERK: The Performance Audit Report on Land Record Management Information System, Board of Revenue Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year. Minister for Law!

ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2016-17.

MR DEPUTY SPEAKERK: The Audit Report on the Accounts of Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year. Minister for Law!

حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے مالی سال 16-2015 کی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Financial Statements of the Government of Punjab for the Financial Year 2015-16.

MR DEPUTY SPEAKERK: The Financial Statements of the Government of Punjab for the Financial Year 2015-16 have been laid and are referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within One year. Minister for Law!

مد بندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب
کی رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of Government of the Punjab, Forest Department for the Year 2016-17.

MR DEPUTY SPEAKERK: The Appropriation Accounts of Government of the Punjab, Forest Department for the Year 2016-17 have been laid and are referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year. Minister for Law!

سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے
آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.

MR DEPUTY SPEAKERK: The Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

جناب محمد معاویہ Ramadan Transmission کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے احترام رمضان المبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے احترام رمضان المبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے احترام رمضان المبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد جناب یوسف! احترام رمضان المبارک کے حوالے سے قرارداد پیش ہو رہی ہے اور آپ کورم پوائنٹ آوٹ کر رہے ہیں۔ آپ تھوڑا سا یہ دھیان تو کر لیں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! قرارداد پیش کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی withdraw ہو گئی ہے۔ جی، جناب محمد معاویہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں علماء کرام کو مدعو کرنے کا مطالبہ

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں ماہ مقدس کے احترام کا خصوصی خیال رکھا جائے اور ان پروگراموں میں علماء اکرام کو مدعو کیا جائے۔"

جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو میں اس پر ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس قرارداد کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ پچھلے چند سالوں سے ماہ رمقدس میں علماء اکرام کو رمضان ٹرانسمیشن میں شامل کرنے کی بجائے اُن مرد و خواتین کو شامل کیا جاتا ہے جن کو صرف یہ کہ دین اسلام کے بارے میں پورا پتا نہیں ہے بلکہ وہ سال کے گیارہ مہینوں میں میڈیا پر اس طور پر سامنے آتے ہیں کہ رمضان میں دین کی بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا استہزا ہوتا ہے اس لئے اس کی ضرورت پیش آئی کے علماء اکرام کا ہی حق ہے کہ وہ بہتر طور پر رہنمائی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد معاویہ! میں یہ قرارداد پڑھ لوں اُس کے بعد ہاؤس کی رائے لیتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں ماہ مقدس کے احترام کا خصوصی خیال رکھا جائے اور ان پروگراموں میں علماء اکرام کو مدعو کیا جائے۔"

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ٹی وی چینلز پر رمضان ٹرانسمیشن میں ماہ مقدس کے احترام کا خصوصی خیال رکھا جائے اور ان پروگراموں میں علماء اکرام کو مدعو کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زیرو آرنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ سبرینہ جاوید اور محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پی ایم ڈی سی کی جانب سے
صوبہ کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں اضافہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر کے پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں پی ایم ڈی سی نے اضافہ کر دیا ہے جس کی بناء پر صوبہ بھر کے تمام پرائیویٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز نے سیشن 19-2018 کے زیر تعلیم ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کے طالب علموں کو 15 مئی 2019 تک 2لاکھ 38ہزار 8سو24روپے جمع کروانے کی ہدایت کی ہے جو کہ final year کے طالب علموں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! موجود نہیں ہیں اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ آپ اپنا زیرو آر نوٹس پڑھیں۔ محترمہ کے پاس کاپی نہیں ہے انہیں زیرو آر نوٹس کی کاپی فراہم کی جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں گورنمنٹ بزنس تو ختم ہو چکا ہے یہ تو ممبرز کے interest کی بات ہو رہی تھی اس لئے ہم خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ پیپلز پارٹی کے ساتھ زیادتی ہے اور سید حسن مرتضیٰ کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ میں شاہ صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تو گورنمنٹ بزنس ختم کرنے کے باوجود آپ کی خاطر بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہ ممبران کے ساتھ زیادتی ہے حالانکہ گورنمنٹ بزنس تو complete ہو چکا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کرنا چاہ رہے تھے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب پولیس کا پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو حراساں کرنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں وزیر قانون کے نوٹس میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مسئلہ لایا ہوں اور انہوں نے مہربانی بھی کی تھی۔ انہوں نے ایس پی صاحب کو بھی یہاں بلایا تھا لیکن وہ سلسلہ رکنے اور تھمنے کو نہیں آرہا ہے۔ آئے روز مختلف اضلاع کے اندر ہمارے کارکنان کے ساتھ، ہمارے مقامی راہنماؤں کے ساتھ victimization ہو رہی ہے۔ یہ victimization کہیں پر قبضہ مافیا کے ذریعے اور کہیں پر جھوٹے پرچوں کے ذریعے کروائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! پرسوں کی بات ہے کہ منڈی بہاؤالدین میں ہمارے گوجرانوالہ ڈویژن کے دیوان شمیم صاحب جو divisional President ہیں ان کی عمر 70 سال سے زیادہ ہے۔ وہ اپنی زمینوں پر گئے، وہاں ان کو زدوکوب کیا گیا، ان کی ٹانگ دو جگہ سے fracture ہو گئی اور اب وہ لاہور میں hospitalized ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس سلسلے کو رکنا چاہئے، یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے پہلے قمر زمان کائرہ کے عزیز کی زمین پر قبضہ ہو گیا پھر سرگودھا میں ہمارے ناظم کے خلاف ایف آئی آر درج ہو گئی اور وہ ایف آئی آر اس وجہ سے کروائی گئی کہ وہاں انہوں نے ایک سٹیڈیم بنوایا تھا جس کا نام بے نظیر شہید سٹیڈیم رکھا تھا۔ صرف نام لکھنے پر انہیں کہا گیا کہ یہ "وال چاکنگ" ہے اور ان کے خلاف پرچہ دے دیا۔ وزیر قانون نے ان کو یہاں بلایا بھی تھا، ان کو سنا بھی تھا اور انہوں نے وعدہ بھی فرمایا تھا کہ میں یہ پرچہ خارج کروا دوں گا لیکن وہ آج تک خارج نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میری بڑی humble گزارش ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ ہمیں اس طرح corner نہ کیا جائے، ہمیں ایک political party consider کیا جائے اور الحمدللہ ہم political party ہیں۔ تعداد میں زیادہ ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ایک وقت تھا یہ ہاؤس (ق) لیگ سے بھرا ہوا تھا اور آج وہ آٹھ، دس ہیں اور ہم بھی چھ، سات ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ تعداد زیادہ ہو تو پھر political force ہوتی ہے۔ آپ kindly اس پر توجہ دیں اور لاء منسٹر صاحب اگر respond کر دیں تو میں ان کا بڑا ممنون ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس پر direction دیتا ہوں۔ وزیر قانون! آپ اس چیز کو firstly take care کریں، جو ان کے grievances ہیں ان کو دور کریں اور ان کو مطمئن کریں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہوا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اجلاس adjourn فرما دیں ہمارا تو بزنس ہی کوئی نہیں ہے۔ آپ ان کے ساتھ مہربانی فرما رہے تھے اگر وہ نہیں چاہتے تو نہ چاہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 3- مئی 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔